Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

ایڈیٹر
یراحمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 27

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

27 جمادی الاول 1426 ہجری 5 وفا 1384 ہش 5 جولائی 2005ء

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے ٹورانٹو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو نظام خلافت سے احترام اور وفا کا تعلق رکھنے کی بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

یہ مت سمجھو کہ میں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں کہ تم تجارت نہ کرو یا زراعت نہ کرو اور نوکری یا دوسرے ذرائع معاش سے تمہیں روکتا ہوں، ہرگز نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ دل بایار دست با کار۔ تمہارا اسوہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت یا بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔ ہزاروں لاکھوں کی تجارت میں بھی وہ خدا تعالیٰ سے ایک لحظہ کے لئے جدا نہیں ہوتے۔ اس لئے تمہارا فخر اور دستاویز ایسے اعمال ہونے چاہئیں جو حقیقی ایمان کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

میں اس امر کا افسوس سے ذکر کرتا ہوں کہ بعض لوگ میں نے دیکھے ہیں جن کی زندگی کا بڑا مقصد یہی ہوتا ہے کہ انہیں خواب آجاتے ہیں یا آنے چاہئیں۔ وہ سارا زور اسی امر پر دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ابتلاء ہے۔ جو لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں وہ یاد رکھیں اس امر سے نجات وابستہ نہیں ہے۔ کبھی یہ سوال نہیں ہوگا تجھے کتنے خواب آئے تھے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے چوری میں سزا پائی اور جب سزا پاکر آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ چوری کرنے گئے تھے۔ خواب میں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہوگا۔ بڑے بڑے بدکار جو کنجر کہلاتے ہیں انہیں بھی سچی خواب آسکتی ہے۔ یہاں ہمارے ایک چوہڑی تھی اسکو بھی خواب آجاتے تھے۔ پس تم ابتلا میں مت پھنسو۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھاؤ اور اسکو راضی کرو۔ اپنے اعمال میں ایک خوبصورتی پیدا کرو۔ انسان کو چاہئے کہ اس امر کا مطالعہ کرے کہ کیا قرآن شریف کے موافق میں نے اپنے اعمال کو بنالیا ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات نہیں ہے تو خواہ اسکو ہزاروں خواب آئیں بیسود اور بے فائدہ ہیں۔ قرآن شریف میں یہی حکم ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا پورا ادا کرو۔ ان میں ریا، خیانت، شرارت باقی نہ ہو۔ وہ خالصۃً للہ ہوں۔ پس پہلے اس بات کو پیدا کرو پھر اسکے ثمرات خود بخود حاصل ہونگے......

جب انسان اپنے نفس کو کھو دیتا ہے اور غیر اللہ کی طرف التفات نہیں رہتی اور کسی کو اپنی نظر میں نہیں دیکھتا اور خدا ہی کو دیکھتا اور اس کو ہی سناتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کو سناتا ہے۔ مگر وہ لوگ جن کے باوجودیکہ دو کان ہوتے ہیں مگر وہ حرص ہوا غصہ کینہ وغیرہ ہر قسم کی طاقتوں کی باتیں سنتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی بات کیونکر سن سکتے ہیں ہاں ایک قوم ہوتی ہے جو باقی سب کو ذبح کر ڈالتے ہیں اور سب طرف سے کانوں کو بند کر لیتے ہیں نہ کسی کی سنتے ہیں نہ کسی کو سناتے ہیں۔ انہیں ہی خدا بھی اپنی سناتا ہے اور ان کی سنتا ہے اور وہی مبارک ہوتا ہے۔

پس اگر اس قوم میں داخل ہونا چاہتے ہو تو ان کے نقش قدم پر چلو۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو ایسی آوازوں اور خوابوں پر ناز نہ کرو۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ حدیث میں اضغاث احلام اور حدیث النفس کا ذکر موجود ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک تو حمل حقیقی ہوتا ہے۔ جب مدت مقررہ نو ماہ گزر جاتے ہیں تو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک اس کے مقابلہ میں حمل کاذب ہوتا ہے بعض عورتیں رات دن اولاد کی خواہش کرتی رہتی ہیں جس سے رجاء کی مرض پیدا ہو جاتی ہے اور جھوٹا حمل ہو کر پیٹ پھولنے لگتا ہے اور حمل کی علامت ظاہر ہوتی ہیں لیکن نو ماہ کے بعد پانی کی مشک نکل جاتی ہے۔ ایسا ہی حال ان کشوف اور خوابوں کا ہے۔ جب تک انسان محض خدا ہی کا نہ ہو جاوے یہ کچھ بھی چیز نہیں۔ انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ جب وہ خدا کا مقرب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں برکات اس پر نازل کرتا ہے۔ زمین سے بھی اور آسمان سے بھی اس پر برکات اترتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی بیخ کنی کے لئے قریش نے کس قدر زور لگایا۔ وہ ایک قوم تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا۔ مگر دیکھو کون کامیاب ہوا اور کون نامراد رہے۔ نصرت اور تائید خدا تعالیٰ کے مقرب کا بہت بڑا نشان ہے‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۴۔۱۰۶ جدید ایڈیشن)

یاد رکھیں عہدیداران خدمت کیلئے مقرر کئے گئے ہیں وہ نظام جماعت اور خلافت کا ایک حصہ ہیں اور اسکی ایک کڑی ہیں اسلئے ہر عہدیدار اپنے کام کو نہایت محنت اخلاص اور دیانتداری کے جذبہ سے سرانجام دے

آپ کو خدا کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی اطاعت کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم جولائی ۲۰۰۵ بمقام ٹورانٹو کینیڈا

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا ان جلسوں کی اپنی افادیت ہوتی ہے جن میں مختلف ماحول اور طبقات کے لوگ ایک مقصد کی خاطر جمع ہوتے ہیں کمزور تعلق والے بھی جب جلسوں میں آتے ہیں تو اپنے اندر اخلاص اور تعلق میں اضافہ محسوس کرتے ہیں پھر مختلف شعبہ جات کی ڈیوٹیاں ہیں جن میں سے بعض شعبے اب تک کام کر رہے ہیں پڑھے لکھے اور کھاتے پیتے لوگ جلسے کے مہمانوں کی خدمت کر کے فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں اس لئے کہ آنے والے مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں فرمایا جو احمدی پیس ویلج میں رہنے والے ہیں تقریباً ہر گھر نے اپنے گھر مہمانوں کیلئے پیش کئے ہوئے تھے۔ اور وہ اس میں خوشی محسوس کر رہے تھے بہرحال یہ نظارے جماعت میں محبت اور اخلاص اور ایک دوسرے کی خدمت اور مہمان نوازی کے اسلئے نظر آتے ہیں کہ جماعت ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہے اور نظام خلافت سے ان کو محبت اور تعلق ہے یہ نظارے ہمیں

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قسط (1)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا

دورہ کینیڈا

وینکوور مشن ہاؤس میں والہانہ استقبال

رپورٹ: عبدالماجد طاہر

4 رجون بروز ہفتہ 2005

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا کے سفر پر روانگی کے لئے ساڑھے تین بجے بعد از دوپہر لندن میں اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اس موقع پر احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مسجد بیت الفضل لندن میں موجود تھی۔ حضور انور نے تمام احباب کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ہیتھرو ایئر پورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ہیتھرو ایئرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ مکرم امیر صاحب یو کے اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے حضور انور کے قافلہ کے ساتھ ایئر پورٹ پر آئے تھے۔

حضور انور نے ان سب احباب کو السلام علیکم کہا اور ایئر پورٹ کے اندر VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد جہاز میں سوار ہوئے۔ ڈیوٹی پر متعین آفیسر حضور انور کو جہاز کے اندر تک چھوڑنے آئے۔ برٹش ایئر ویز کی پرواز BA085 پانچ بجکر چالیس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے کینیڈا کے وینکوور انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ نو گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد وینکوور کے مقامی وقت کے مطابق چھ بجکر چالیس منٹ پر (بعد از سہ پہر) جہاز وینکوور کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا۔ وینکوور اور لندن کے وقت میں آٹھ گھنٹے کا فرق ہے۔ وینکوور کا وقت لندن سے آٹھ گھنٹے پیچھے ہے۔

جہاز کے دروازہ پر مکرم نسیم مہدی صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا، اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب (جنہوں نے اپنے دونوں گھر حضور انور اور قافلہ کی رہائش کے لئے پیش کئے ہیں) نے حضور انور کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں ہربنس دھالیوال صاحب سابق وزیر مال کینیڈا بھی تھے جو خصوصی طور پر حضور انور کے استقبال کے لئے آئے تھے۔ ان کے علاوہ رائل کینیڈین ماؤنٹڈ پولیس (Royal Canadian Mounted Police) جو کینیڈا کی فیڈرل پولیس فورس ہے کے تین آفیسرز جو گورنمنٹ کینیڈا کی طرف سے حضور انور کی سیکورٹی کی ڈیوٹی پر متعین تھے، ایئر پورٹ پر موجود تھے۔

ایئر پورٹ کے اندر امیگریشن ایریا میں ملک لال خان صاحب نائب امیر کینیڈا، چوہدری محمد اسلم شاد صاحب صدر جماعت وینکوور اور مرزا محمد افضل صاحب مبلغ سلسلہ وینکوور نے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور کو گورنمنٹ کے حکام کی طرف سے State Guest کا اعزاز دیا گیا۔ امیگریشن کے لئے ایک علیحدہ خصوصی ڈیسک قائم کیا گیا تھا۔ جس نے چند منٹ کے اندر تمام پاسپورٹس پر اپنی کارروائی مکمل کر لی۔ سیکورٹی کے حکام حضور انور کو ایئر پورٹ سے باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ بعد میں سارا سامان بھی ایئر پورٹ آفیسرز نے اپنی نگرانی میں ایئر پورٹ سے باہر پہنچایا۔

ایئر پورٹ سے حضور انور اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے جو کہ ایئر پورٹ سے دس منٹ کی ڈرائیو پر ہے۔ جب حضور انور اپنی رہائشگاہ پہنچے تو وہاں موجود احباب نے حضور انور کا استقبال کیا اور بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ کچھ دیر آرام کے بعد حضور انور رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اپنی رہائشگاہ سے ملحق مکان کا معائنہ فرمایا جہاں قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا اور جس کے ملحق لان میں شامیانہ لگا کر نماز فجر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس جگہ کا معائنہ بھی فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ شامیانہ قبلہ رخ لگایا گیا ہے اور اس کے پچھلے حصہ میں خواتین کے لئے نماز ادا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضور انور سامنے کی گلی میں تشریف لائے اور اس علاقہ کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اس دوران حضور انور کی موجودگی کے باعث ڈیوٹی پر موجود خدام اس سڑک سے گزرنے والی ٹریفک کو روک رہے تھے تو حضور انور نے فرمایا کہ ٹریفک کو نہ روکا جائے تا کہ لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس وینکوور کے لئے روانہ ہوئے۔ رہائشگاہ سے مشن ہاؤس کا فاصلہ 15 کلومیٹر ہے۔ وینکوور کا یہ مشن ہاؤس، وینکوور شہر کے علاقہ ڈیلٹا میں دریائے Fraser کے کنارے پر واقع ہے۔ جماعت نے یہ جگہ جو رقبہ کے لحاظ سے 3.74 ایکڑ ہے 1995ء میں خریدی تھی۔ مشن ہاؤس کے قریب ہی دریا پر ایک جدید طرز کا بہت لمبا اور بلند Fraser Bridge تعمیر کیا گیا ہے۔ اس پل پر سے گزرتے ہوئے یہاں تعمیر ہونے والی مسجد کے مینارے دور سے نظر آئیں گے۔ نو بجے حضور انور مشن ہاؤس پہنچے۔ مشن ہاؤس اور اس کے ارد گرد کے ایریا کو نمائشی جھنڈیوں اور خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس میں پہنچی تو حضور انور کی آمد کے منتظر احباب اور خواتین نے فرط محبت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ہر طرف خوشی و مسرت اور ایک ولولہ اور جوش کا عالم تھا۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کے اُن ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا جو ٹورانٹو سے ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے وینکوور پہنچے تھے۔ اس کے بعد جماعت وینکوور کی مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر بچوں کے ایک گروپ نے استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور خواتین کے حصہ میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر بچیوں اور خواتین کا جوش بہت ہی ایمان افروز تھا۔ جہاں بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں وہاں خواتین فرط محبت میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہی تھیں۔ دو بچیوں نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے خواتین کے سامنے سے گزرے۔ نعرے بلند کرنے کے ساتھ ساتھ خواتین نے حضور کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس کے مختلف دفاتر کا معائنہ فرمایا اور اس عمارت سے متعلق مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے دفتری ملاقاتوں میں ہدایات سے نوازا۔

نو بجکر 20 منٹ پر حضور انور نے مسجد میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مشن ہاؤس کے عقبی لان میں دو بڑے شامیانے نصب کر کے مردوں اور عورتوں کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے لئے زائد جگہ تیار کی گئی تھی۔ رات کو یہ سارا علاقہ روشنی سے جگمگا رہا تھا۔

ساڑھے آٹھ سو کے قریب احباب خواتین نے اپنے محبوب امام کا مشن ہاؤس میں استقبال کرنے اور حضور انور کی اقتداء میں مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کرنے کی سعادت پائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے اور دس بجے اپنی رہائشگاہ پر پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کی انتہائی مغربی جماعتوں کا یہ پہلا دورہ ہے۔ گزشتہ سال حضور انور نے ٹورانٹو اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کا دورہ فرمایا تھا۔ امسال اس دورہ میں حضور انور نے کینیڈا کی مغربی جماعتیں بھی شامل فرمائی ہیں۔

وینکوور کا شہر ٹورانٹو شہر سے (جہاں جماعت کا مرکزی مشن ہاؤس اور مسجد بیت السلام ہے) ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر کینیڈا کے مغرب میں برٹش کولمبیا سٹیٹ میں بحرالکاہل کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ کینیڈا کا تیسرا بڑا شہر ہے اور یہ مغربی کینیڈا کا انمول ہیرا (Crown Jewel) کہلاتا ہے۔ برٹش کولمبیا سٹیٹ کی کل آبادی 4.1 ملین ہے جب کہ کینیڈا کی صرف اس ایک سٹیٹ (صوبہ) کا رقبہ پاکستان کے پورے ملک سے 1,40 795 مربع کلومیٹرز زیادہ ہے جس سے اس صوبہ کی وسعت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کینیڈا کا یہ خوبصورت صوبہ گھنے جنگلات سرسبز پہاڑوں، برف پوش چوٹیوں، گلیشیر ز، وسیع و عریض جھیلوں، قدرتی آبشاروں اور دریاؤں اور ندیوں پر مشتمل ہے۔

برٹش کولمبیا کے اس صوبہ میں قائم جماعت احمدیہ Vancouver بھی اُن خوش نصیب جماعتوں میں شامل ہو گئی ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ عظیم سعادت ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

5 رجون بروز اتوار 2005ء

چار بجکر دس منٹ پر نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رہائشی حصہ کے عقبی لان میں نماز کے لئے لگائی گئی مارکی میں تشریف لا کر پڑھائی۔ وینکوور شہر کے مختلف علاقوں میں مقیم احباب جماعت مرد و خواتین، بچے اور بوڑھے نماز کی ادائیگی کے لئے پہنچے اور حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ پروگرام کے مطابق کل لمبے سفر کی وجہ سے، آج صبح آرام کے لئے وقت رکھا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ وقت کے لئے سیر پر جانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس کے مطابق پروگرام ترتیب دیا گیا۔ حضور انور صبح دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور وینکوور شہر کی سیر کے لئے روانہ ہوئے۔

موسم ابر آلود تھا اور ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ سب سے پہلے قافلہ وینکوور کے ڈاؤن ٹاؤن (Down Town) میں واقع کینیڈا پلیس (Canada Place) رکا۔ یہ ایک سمندری کھائی یا خلیج پر واقع ایک خوبصورت عمارت ہے جسے فاصلے سے دیکھیں تو ایک بہت بڑا بحری جہاز لگتی ہے جو سمندر کے ساحل پر لنگر ڈالے کھڑا ہو۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے کینیڈا پلیس کے شمالی صحن پر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کیا۔ ہلکی بارش کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ نے چھتری تلے چلنے کی بجائے اس خوشگوار ہلکی بارش میں ہی ساحل سمندر کی سیر جاری رکھی۔ اس دوران حضور انور نے اس عمارت کے دونوں جانب لنگر انداز دو بڑے بڑے تفریحی سمندری جہاز بھی دیکھے جن میں سے ہر ایک میں تین ہزار کے لگ بھگ سیاح ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ بحری جہاز الاسکا جاتے ہوئے ایک دو دن کے لئے وینکوور کی بندرگاہ پر ٹھہرتے ہیں۔

اسی سیر کے دوران سمندر پر سے ٹیک آف کرنے والے اور سمندر پر لینڈنگ کرنے والے دو چھوٹے ہوائی جہاز بھی نظر آئے جو پہلے کشتی کی طرح سمندر میں تیر رہے تھے پھر زرا تیز ہوئے اور فضا میں بلند ہو گئے۔

قریباً نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد قافلہ کاروں میں آگے روانہ ہوا اور قریب ہی ایک جزیرہ نما پر واقع مشہور سٹینلے پارک (Stanley Park) میں پہنچا۔ اس دوران بارش تیز ہو گئی۔ اس لئے بغیر رُکے آہستہ آہستہ کاریں چلتی رہیں اور سیر کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ سڑک کے ایک طرف ساحل سمندر تھا جب کہ دوسری طرف گھنے جنگلات تھے۔ دور دور تک وینکوور کے نواحی پہاڑوں کی برف پوش چوٹیاں بادلوں اور دھند میں چھپی ہوئی تھیں اور بڑا خوبصورت منظر تھا۔ راستہ میں کچھ دیر ایک مقام پر رکنے کے بعد قافلہ آگے روانہ ہوا اور English Bay کے ساحل کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا یونیورسٹی آف برٹش کولمبیا (UBC) کے کیمپس میں سے گزرا۔ اس طرح دو اڑھائی گھنٹے سیر کے بعد

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں وہ تمام اخلاق جمع تھے جن کا انسانی سوچ احاطہ کرسکتی ہے

(احادیث نبویہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکر گزاری کے خُلق کا حسین تذکرہ اور اس اُسوہ کو اپنانے کی نصیحت)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ یکم اپریل 2005ء بمطابق یکم شہادت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں وہ تمام اخلاق جمع تھے جن کا انسانی سوچ احاطہ کرسکتی ہے اور آپ کی ذات میں وہ تمام صفات جمع تھیں جن کی جھلک اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور انبیاء میں نظر آتی ہے یا آ سکتی ہے۔ ان میں سے ایک خُلق شکر گزاری کا بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ ﴿شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ﴾ (النحل: 122) یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا شکر گزار تھا۔ اور حضرت نوحؑ کے بارے میں فرمایا کہ ﴿إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾ (بنی اسرائیل: 4) یعنی وہ یقیناً شکر گزار بندہ تھا۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سند صرف ان دو انبیاء کو ملی ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو فرمایا ہے کہ آپؐ میں تو تمام انبیاء کی خوبیاں اکٹھی کر دی گئی ہیں بلکہ آپؐ افضل الرسل ہیں یعنی تمام رسولوں سے بڑھ کر ہیں۔ ان تمام خوبیوں، ان تمام اخلاق، جو بھی خلق ہیں، اور ان تمام صفات کی انتہا دیکھنی ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں دیکھو۔ آپؐ کے بارے میں فرمایا ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب: 41) آپؐ کا مقام اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب ہے۔ ان تمام اخلاق اور صفات کے اعلیٰ معیار جو پہلے انبیاء میں پائے جاتے تھے۔ یا آئندہ آنے والے میں پائے جائیں گے ان سب کی انتہا آپؐ کی ذات میں پوری ہوئی گویا کہ ان سب پر آپؐ نے اپنے نمونوں کی مہر لگا دی۔ اور اب یہی نمونے ہیں جو ہتی دنیا تک قائم رہنے والے ہیں۔ پس یہ سب سے بڑی سند ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا فرمائی ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا یہ خلق جو ہے شکر گزاری کا آج اس کے بارے میں کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزار ہونے اور بندوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کیا کیا طریق آپؐ نے اختیار کئے اس پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت، ہر لحہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے جس میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ دُعا نہ کی ہو۔ آپ کی ہر وقت یہ کوشش رہتی تھی کہ سب سے بڑھ کر عبد شکور بنیں اور اس کے لئے ہر وقت دعا مانگا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے، عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا وَلَکَ ذَاکِرًا یعنی اے میرے اللہ تو مجھے اپنا شکر بجالانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنادے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب ما یقول الرجل اذا اسلم)

ایک اور روایت میں آتا ہے اس میں دعا کے ساتھ یہ زائد الفاظ آتے ہیں۔ اپنے رب کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ مجھے ایسا بنادے کہ میں تیرا سب سے زیادہ شکر کرنے والا ہوں اور تیری نصیحت کی پیروی کرنے والا ہوں اور تیری وصیت کو یاد کرنے والا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 250 مطبوعہ بیروت)

آئندہ جو آگے میں مثالیں پیش کروں گا ان سے پتہ لگے گا کہ آپ کس حد تک شکر گزاری کرتے تھے۔ کس طرح ہر وقت ہر لحہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ شکر کے جذبات کا اظہار کریں۔ لیکن اس کے باوجود یہ فکر ہے اور یہ دعا کر رہے ہیں کہ میں ہمیشہ شکر گزار بندہ بنوں، شکر گزار رہنے والا بنوں۔ آپ ہر بات خواہ وہ چھوٹی سے چھوٹی ہو یعنی جس سے آپ کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہو یا پہنچا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تو سوال ہی نہیں کہ اس کا شکریہ ادا کئے بغیر رہیں۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جب بھی پہلی بارش ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

اسی بارے میں حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ بارش ہوئی اور آپ ﷺ نے اپنے سر سے کپڑا ہٹا دیا اور ننگے سر پر بارش لینے لگے۔ پوچھنے پر فرمایا کہ یہ میرے رب سے تازہ تازہ آئی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 267 مطبوعہ بیروت)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ پہلی بارش پر بارش کے قطرے زبان پر لیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا شکر گزاری کا طریقہ یہی ہے کہ اس کو اپنے اوپر لیا جائے یا اس کو چکھا جائے۔

پھر اور بہت ساری باتیں ہیں مثلاً کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر کس طرح ادا کرتے تھے۔

روایت میں آتا ہے ابوسعید سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو اس کے بعد یوں شکر ادا کیا کرتے تھے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام)۔ اور کھانے بھی یہ نہیں کہ کوئی بڑے اعلیٰ مرغن قسم کے کھانے کھایا کرتے تھے بلکہ نہایت سادہ غذا تھی اور بڑے شکر کے جذبے سے ہر چیز کھا رہے تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہؓ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے کہ یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔ (ابوداؤد کتاب الأیمان باب الرجل یحلف ان لا یتادم)۔ اور اکثر یہ ہوتا تھا کہ سرکہ سے یا پانی کے ساتھ ہی روٹی تناول فرمالیا کرتے تھے۔ اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کیا کرتے تھے۔

پھر جب نیا کپڑا پہنتے تو اسے پہن کر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ اس کے بد اثرات سے بچنے کی دعا مانگا کرتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا کپڑا پہنتے تو خواہ وہ عمامہ ہوتا یا قمیص ہوتی یا چادر ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یعنی ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کہہ کر پہنتے اور یہ دعا مانگتے کہ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُکَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ کہ اے اللہ ہر قسم کی تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو نے ہی مجھے پہنایا۔ میں تجھ سے اس کے خیر اور جس غرض کیلئے بنایا گیا اس کی خیر مانگتا ہوں۔ اور

تجھ سے اس کے شر اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی کتاب اللباس باب ما یقول اذالبس ثوبا جدیدًا)

اصل میں تو اس کے بہت سارے پہلو ہیں۔ ایک تو بعض دفعہ بعض کپڑوں میں اس قسم کی چیز بھی ہوتی ہے، آجکل خاص طور پر، جن سے بعض لوگوں کو الرجی بھی ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ایک شر کا پہلو نکل جاتا ہے۔ پھر بعض لوگ بڑے اعلیٰ قسم کے سوٹ اور جوڑے سلواتے ہیں گو آپ میں وہ چیز تو نہیں آنی تھی لیکن اپنی امت کو سبق دینے کیلئے یہ مانگتے تھے کہ اس کے شر سے بھی بچاتا۔ کسی قسم کے کپڑے سے کبھی کسی قسم کا تکبر پیدا نہ ہو۔

پھر سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے ہوئے اللہ کی تعریف کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لئے جاتے تو یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا، کہ میرا مرنا اور جینا تیرے نام کے ساتھ ہے۔ اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا مانگتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر، کہ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد پھر زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری کتاب التوحید باب السوال باسماء اللہ والاستعاذۃ)

زندگی کا کوئی پہلو نہیں تھا جس میں آپ اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے اس کا شکر ادا نہ فرماتے ہوں۔ حتیٰ کہ رفع حاجت کے لئے جاتے تھے، واپسی پر شکر کے جذبات ہوتے۔ اس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مضر چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے تندرستی عطا کی۔ (ابن ماجہ کتاب الطہارۃ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء)

ڈاکٹر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بہت سی بیماریاں جو ہیں معدے اور انتڑیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں اور ان میں صحیح حرکت نہ ہونے کی وجہ سے۔ اجابت نہ ہونے کی وجہ سے۔ بعض اور تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ تو یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ ہر چیز جو جسم کا حصہ ہے، ہر عضو جو ہے وہ صحیح کام کر رہا ہو اور جو اس کا فنکشن ہے وہ پورا کر رہا ہو۔ اس پر بھی شکر کرنا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کے اعلیٰ معیار اس لئے قائم فرمائے کہ اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔ اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عائشہؓ یہ روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر لمبا قیام فرماتے تھے کہ اس کی وجہ سے آپ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔ یہ کھڑے ہو کر جو نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کے سارے گناہ بخشے گئے ہیں۔ پہلے بھی اور بعد کے بھی تو اب بھی اتنا لمبا قیام فرماتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کیا میں خدا کا عبد شکور نہ بنوں جس نے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے۔ کیا میں اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نہ کھڑا ہوا کروں۔

(بخاری کتاب التفسیر ۔ سورۃ الفتح ۔باب قولہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر)

پھر ایک روایت میں عبادت کے تعلق میں، شکر گزاری کا یہ واقعہ آتا ہے۔ عطاؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں میں، ابن عمرؓ اور عبید اللہؓ بن عمر کے ساتھ گئے۔ ہم نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات بتائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھی ہو۔ اس پر حضرت عائشہؓ آپؐ کی یاد میں بیتاب ہو کر رو پڑیں اور کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہر ادا ہی نرالی تھی۔ پھر فرمانے لگیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور لیٹے بستر پر۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا آج کی رات تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ اپنے ربّ کی عبادت کرلوں۔ میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو آپ کی خواہش کا احترام ہے اور آپ کا قرب پسند ہے۔ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔ تب آپ اٹھے۔ مشکیزہ سے وضو کیا اور نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنی شروع کی اور اس قدر روئے کہ آنسو آپ کے سینے پر گرنے لگے اور نماز کے بعد دائیں طرف ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھ گئے کہ آپ کا دایاں ہاتھ آپ کی دائیں رخسار کے نیچے تھا۔ پھر رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپ کے آنسو زمین پر ٹپکنے لگے۔ فجر کی نماز کے وقت حضرت بلالؓ بلانے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کو اس طرح گریہ وزاری کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ہونے والے سارے گناہ بخش چکا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں اور میں کیوں نہ روؤں کہ آج رات میرے رب نے یہ آیات نازل کی ہیں۔ وہ آیات ہیں آل عمران کی ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ۔ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (آل عمران:191-192) یعنی یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اے ہمارے ربّ تو ہمیں آگ کے عذاب سے بھی بچانا۔

پھر دوسری روایت میں اس کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کو اتنا رونا کیوں آ رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ہونے والے گناہ بخش دیئے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس رات اپنی یہ آیات نازل فرمائی ہیں ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ۔ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (آل عمران:191-192) تک آیات پڑھیں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کیلئے ہلاکت ہو جو یہ آیات پڑھتا ہے مگر ان پر غور و فکر نہیں کرتا۔

(تفسیر روح البیان زیر تفسیر سورۃ آل عمران آیت نمبر 191-192)

پھر دیکھیں ایک عجیب نظارہ جس سے امت کیلئے فکر اور بخشش کے جذبات کا بھی پتہ چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شکر کا بھی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس لوٹ رہے تھے جب ہم عَزْوَرَاء مقام پر پہنچے تو آنحضورؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کچھ دیر دعا کی۔ پھر حضور سجدہ میں گر گئے۔ اور بڑی دیر تک سجدہ میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ پھر سجدہ میں گر گئے۔ آپ نے تین دفعہ ایسا کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے یہ دعا مانگی تھی اور اپنی امت کیلئے شفاعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ایک تہائی کی شفاعت کی اجازت دے دی۔ میں اپنے رب کا شکرانہ بجالانے کیلئے سجدہ میں گر گیا اور سر اٹھا کر پھر اپنے رب سے امت کیلئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے مزید ایک تہائی امت کی شفاعت کی اجازت فرمائی۔ پھر میں شکرانہ کا سجدہ بجالایا۔ پھر سر اٹھایا اور امت کیلئے اپنے رب سے دعا کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے میری امت کی تیسری تہائی کی بھی شفاعت کیلئے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ اور میں اپنے رب کے حضور سجدہ شکر بجالانے کیلئے گر گیا۔ تو اس عبد شکور کے شکر کے جذبات کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو شفاعت کا حق عطا فرما دیا۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی سجود الشکر)

پھر ایک روایت میں آپ کے شکر کے جذبات کے پہلو کا یوں پتہ چلتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے۔ میں ان کے پیچھے گیا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں پہنچ گئے۔ وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر گئے اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شاید آپ کی روح قبض کر لی ہے۔ میں آپ کو دیکھنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض تو نہیں کر لی۔ آپؐ نے فرمایا مجھے جبریل نے یہ خوشخبری سنائی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں فرماتا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر اپنی رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔ یہ سن کر میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالایا ہوں۔ (مسند احمد حدیث عبدالرحمن بن عوفؓ)

اللہ تعالیٰ کا شکر اس لئے بجالا رہے ہیں، اتنا لمبا سجدہ اس لئے کر رہے ہیں کہ ایک تو اُمت کو آپ

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ

(اپنی اولاد کی عزت کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652 ,2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-0471,2237-8468

کیلئے دعاؤں اور درود کی ترغیب دی جا رہی ہے یہ کہہ کے کہ درود بھیجنے والے پر فضل ہوگا۔ دوسرے اس وجہ سے سجدہ شکر بجالا رہے ہیں کہ اس درود کی وجہ سے امت کے بھی بخشش کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ پھر اگر غیر قوموں میں بھی شکرانے کے طریق کو دیکھا تو اس پر بھی عمل کرنے کی کوشش فرمائی بلکہ عمل کیا تا کہ اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسے یہودیوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے یوم عاشورہ کے روز کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا یہ کیسا روزہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے دن ہی اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو غرق ہونے سے بچایا تھا۔ اور اس روز فرعون غرق ہوا تھا، نوح کی کشتی جودی پہاڑ پر رکی تھی۔ نوح علیہ السلام نے اور موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر اس دن روزہ رکھا تھا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں موسیٰ کے ساتھ تعلق کا سب سے زیادہ حقدار ہوں اور اسی وجہ سے اس دن روزہ رکھنے کا بھی میں زیادہ حقدار ہوں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنے صحابہ کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھنے کا فرمایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 359-360 مطبوعہ بیروت)

تو یہاں یہ سوال نہیں کہ دوسری قوموں یا مذہب والوں کا طریق ہے، کیا ضرورت ہے کرنے کی۔ بلکہ نیک کام اور شکرانے کے طور پر جو کام ہو رہا تھا اس طرف آپ کی توجہ پیدا ہوئی۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں آپ کے شکر کا ایک اور عجیب نظارہ نظر آتا ہے۔ جب فتح مکہ ہوئی۔ عموماً فاتح قوم، فتح کے بعد جو مفتوح ہوتا ہے، (جس کو فتح کیا جاتا ہے) اس کے شہر اور ملک جو ہیں ان میں بڑے رعب اور دبدبے سے داخل ہوتے ہیں، فخر سے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس موقعہ پر بھی شکر گزاری کے جذبات لئے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔

روایت میں آتا ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ مقام پر پہنچے تو سرخ یمنی کپڑے کا عمامہ باندھے اپنی سواری پر ٹھہر گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دے کر آپ کی کس قدر عزت افزائی فرمائی ہے تو حضور نے تواضع اور شکر گزاری سے اپنا سر اس قدر جھکایا کہ یوں لگتا تھا کہ آپ کی ریش مبارک سواری کے کجاوے سے چھو جائے گی۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام. ذکر فتح مکہ. وصول النبی الیٰ ذی طویٰ)۔ اتنا جھک گئے تھے کہ جس سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اس کا جو آگے ابھار تھا اس پر جا کر آپ کی داڑھی لگ رہی تھی۔ اس جیسی روایات میں بہت ساری ایسی مثالیں ملتی ہیں جو آپ کے عمل کے کئی کئی خُلق ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔

پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کے لئے آپ کی شکر گزاری کے جذبات کس قدر ہوتے تھے۔ کسی سے فائدہ پہنچتا تھا تو اس کا کس قدر شکر ادا کیا کرتے تھے، ایسی عجیب عجیب مثالیں نظر آتی ہیں خوشی غمی کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذرا سے بھی کام آنے والے کے جذبات کی بے انتہا قدر کیا کرتے تھے۔ ان کا خیال رکھا کرتے تھے۔ پھر اپنے ساتھ براہ راست تعلق والوں کا ہی نہیں (اپنے ساتھ جو واقعہ ہوا اس سے نہیں) بلکہ اپنے قریبی سے تعلق رکھنے والوں کیلئے بھی بے انتہا شکر گزاری کے جذبات رکھا کرتے تھے اور ان کا خیال رکھا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پرانے ساتھیوں میں سے تھے، دوستوں میں سے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر خوشی و غمی میں، تکلیف میں، رنج کے موقعہ پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا۔ ان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے نازک احساسات رکھتے تھے کہ برداشت نہیں تھا کہ حضرت ابو بکر کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جس سے ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ اور یہ سب کچھ شکر گزاری کے جذبات کی وجہ سے تھا کہ اس شخص نے دوستی کا حق نبھایا ہے اور قربانیوں میں پیش پیش رہے ہیں اس لئے یہ برداشت نہیں تھا کہ ان کو کوئی تکلیف پہنچے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی کا حضرت ابو بکر صدیقؓ سے اختلاف ہو گیا۔ حضور کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا جب اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تو تم سب نے مجھے جھوٹا کہا اور ابو بکر نے میری سچائی کی گواہی دی اور اپنی جان اور مال سے میری مدد کی۔ کیا تم میرے ساتھی کی دل آزاری سے باز نہیں رہ سکتے۔ پھر ایک دفعہ اپنی وفات کے قریب فرمایا کہ لوگوں میں سے ہمہ وقت موجودگی اور مال کے ساتھ مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر نے کیا ہے۔ فرمایا مسجد نبوی میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے۔ (بخاری کتاب المناقب. باب فضائل ابی بکر)

• پھر حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حضرت خدیجہؓ کا بڑے اچھے انداز اور تعریفی انداز میں ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز میں نے اس بات سے غیرت کھاتے ہوئے کہا کہ آپ کیا ہر وقت اس بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیویاں عطا کیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو انہوں نے مجھے قبول کیا۔ جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو وہ ایمان لائیں۔ جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم کیا تو انہوں نے اپنے مال سے میری مدد کی اور اللہ نے انہیں سے مجھے اولاد بھی عطا فرمائی۔ (مسند احمد جلد 6 صفحہ 117)

بیوی کا جو تعلق تھا وہ تو تھا ہی لیکن وہ ایسی وفا شعار بیوی تھیں جنہوں نے سب کچھ آپ پر قربان کر دیا تھا اور آپ جو سب سے زیادہ شکر گزار انسان تھے، یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اس احسان کو بھولیں جو اس وقت حضرت خدیجہؓ نے کیا تھا۔

پھر تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے 13 ویں سال میں، حضور کی ہجرت سے قبل مدینہ سے ستر لوگوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی اور کہا کہ جب حضور مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم اپنی جانوں کی طرح حضور کی حفاظت کریں گے۔ اس موقعہ پر ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مدینہ کے یہود کے ساتھ ہمارے پرانے تعلقات ہیں آپ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے، کٹ جائیں گے، ختم ہو جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ آپ کو غلبہ دے تو آپ ہمیں چھوڑ کر مکہ واپس آ جائیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا: نہیں، نہیں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ تمہارا خون میرا خون ہوگا۔ تمہارے دوست میرے دوست اور تمہارے دشمن میرے دشمن۔

(سیرت ابن ھشام جلد 2 صفحہ 85 مطبع مصطفی مصر 1936ء)

آپ میں تو شکر گزاری اور احسان مندی انتہائی تھی۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ مہاجرین پر انصار کے احسانوں کو یاد نہ رکھتے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ آپ نے نہ صرف اس کو یاد رکھا بلکہ خوب خوب نبھایا۔ اپنے آپ کو انصار ہی کا ایک حصہ قرار دیا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جنگ حنین کے بعد مال غنیمت کی تقسیم پر جب ایک انصاری نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دردناک خطاب کیا۔ فرمایا کہ اگر تم یہ کہو کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تو اس حال میں آیا کہ تو جھٹلایا گیا تھا اور ہم نے اس وقت تیری تصدیق کی۔ اور تجھے جب اپنوں نے دھتکار دیا تو ہم نے اس وقت تجھے قبول کیا اور پناہ دی تھی۔ تو ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ مالی لحاظ سے بہت کمزور تھا اور ہم نے تجھے غنی کر دیا۔ اگر تم یہ کہو تو میں تمہاری ان باتوں کی تصدیق کروں گا۔ اے انصار! اگر لوگ مختلف گھاٹیوں یا وادیوں میں سفر کر رہے ہوں تو میں اس وادی اور گھاٹی میں چلوں گا جس میں تم انصار چلو گے۔ اگر میرے لئے ہجرت مقدر نہ ہوتی تو میں تم میں سے کہلانا پسند کرتا۔ تم تو میرے ایسے قریب ہو جیسے میرے وہ کپڑے جو میرے بدن کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں اور باقی لوگ میری اوپر کی چادر کی طرح ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 76)

پس یہ شکر گزاری کے جذبات ہی تھے جن کی وجہ سے آپ نے انصار کو اپنے قریب ترین ہونے کا اعزاز بخشا۔

پھر تاریخ میں ہمیں آپ کی احسان مندی اور شکر گزاری کی ایک اور اعلیٰ مثال یوں ملتی ہے کہ جب مسلمانوں پر مکہ میں طرح طرح کے مصائب ڈھائے گئے تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مسلمان ادھر چلے گئے۔ اس وقت شاہ حبشہ نے ان کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بادشاہ نجاشی کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقعہ پر آپ نے اس احسان کی شکر گزاری کا اظہار اپنے عمل سے، اپنے قول سے، اپنی باتوں سے کیا۔ چنانچہ جب نجاشی کا وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے استقبال کیلئے خود کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کافی ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ بڑی عزت کی تھی اور ان کو اپنے پاس رکھا تھا۔ تو میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔ (سیرت النبویۃ لابن ھشام جلد ثانی صفحہ 31 باب ھجرۃ من ھاجر من اصحاب رسول اللہ من مکۃ الی ارض حبشہ فراراً بدینھم من الفتنۃ)

پھر ایک واقعہ کا یوں ذکر ہے کہ جب جنگ بدر کے موقعہ پر قیدی لائے گئے تو ان میں حضرت عباس بھی تھے اور آپ کے تن پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے کوئی قمیص تلاش کی لیکن چونکہ وہ لمبے قد کے تھے کسی کی قمیص پوری نہیں آتی تھی۔ تو صحابہ نے جب یہ دیکھا تو پھر عبداللہ

بن ابی بن سلول کی قمیص آپ کو پوری آسکتی تھی وہ لمبے قد کا تھا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ اس پر حضور نے اس کی قمیص لے کر آپ کو پہنادی۔ تو باوجود اس کی بعد کی بے انتہا بدزبانیوں اور بدنیتوں اور بدطینتی کے حملوں کے، روایت میں آتا ہے کہ اس کی وفات پہ جب اسے قبر میں اتارا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے اس کو باہر نکالنے کا حکم دیا اور اس کا سر اپنے گھٹنے پر رکھا اور اس کو اپنا لعاب لگایا اور اس کے احسان کا بدلہ چکاتے ہوئے اسے اپنی قمیص پہنائی۔

(بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خادموں کو بھی ان کی خدمت کی وجہ سے شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ دعا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ غزوۂ خیبر کے واقعہ میں ذکر آتا ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے شادی کی تو شادی والی رات حضرت ابوایوب خالدؓ بن زید نے رات بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کے باہر پہرہ دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح بیدار ہوئے اور دیکھا کہ ابوایوب باہر پہرہ دے رہے ہیں تو ان سے پوچھا: مَالَکَ یَا اَبَا اَیُّوب؟ کہ ابوایوب خیریت تو ہے؟ کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کے بارے میں اس عورت سے خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ آپ کو نقصان نہ پہنچائے کیونکہ جنگ خیبر میں آپ نے اس کے باپ، اس کے خاوند اور اس کے لوگوں کو ہلاک کردیا ہے اور اس نے نیانیا اسلام قبول کیا ہے اس لئے مجھے اس کی طرف سے آپ کے متعلق خوف پیدا ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان کا یہ اخلاص دیکھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ اَبَا اَیُّوْبَ کَمَا بَاتَ یَحْفَظُنِیْ کہ اے اللہ تو ابوایوب کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح اس نے رات بھر میری حفاظت کی ہے۔

(الروض الأنف جلد 4 صفحہ 85 باب ابوایوب یحرس الرسول لیلة بنیانه بضته)

پھر ایک اور خادم کی خدمت پر اس کو دعا دینے کے واقعہ کا یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیت الخلاء میں گئے تو میں نے آپ کے لئے پانی رکھا۔ (جانے سے پہلے پانی رکھ دیا وہاں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس نے رکھا ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ ابن عباس نے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ کہ اے اللہ اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا کر۔ (بخاری کتاب الوضوء باب وضع الماء عند الخلاء)

دیکھیں تھوڑی سی خدمت پر کتنی جامع دعا آپ نے دی۔ پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ اپنے والد اور اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درہم مجھ سے بطور قرض لئے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا تو آپ نے مجھے رقم لوٹادی اور دعا دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور مال میں برکت دے۔ نیز فرمایا قرض دینے کا بدلہ شکریہ کے ساتھ ادائیگی ہے۔ (سنن النسائی کتاب البیوع باب الاستقراض)

اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آپ قرض لوٹاتے تھے تو زائد رقم بھی عطا فرمادیا کرتے تھے اور یہ اسوہ آپ نے اس لئے قائم کیا کہ جنہوں نے قرض لیا ہوا ہے وہ جب واپس کریں تو احسن طریق سے واپس کریں۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی دستور تھا کہ جب کوئی خوشی کی خبر ملتی تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ کہ سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس کی نعمت سے نیکیاں کمال کو پہنچتی ہیں اور جب کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جسے آپ ناپسند فرماتے تو یہ دعا کرتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ میں ہر حال میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔ (کنزالعمال جلد 4 صفحہ 27)

اور یہ شکرگزاری کے جذبات آپ اپنی امت میں بھی پیدا کرنا چاہتے تھے اور آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کی امت کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنے۔ اور اللہ کی تعریف کرنے والا اور اس کی حمد بیان کرنے والا بنے۔

چنانچہ حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب بھی کوئی بندہ کھانے کا لقمہ کھائے تو اس پر اللہ کی حمد بیان کرے اور جب پانی کا گھونٹ پیئے تب بھی اس پر اللہ کی حمد بیان کرے یعنی چھوٹی سے چھوٹی نعمت پر بھی اللہ کی حمد اور شکر کرے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کہ اب کیا حال ہے اس نے کہا اچھا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا کہ اب کیا حال ہے۔ اس نے کہا اچھا ہوں۔ پھر تیسری دفعہ پوچھا اس سے۔ تو اس نے کہا کہ اچھا ہوں اور خدا کی حمد و شکر ادا کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہی میں چاہتا ہوں کہ تم اس طرح کہو۔ (الطبرانی)

تو یہ نصیحت تھی سب امت کو کہ اس طرح شکر ادا کرتے ہوئے اپنا حال بتانا چاہئے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کرتے ہوئے اور شکر کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے۔ آپ اپنے پیاروں کے بارے میں ہمیشہ یہ پسند فرماتے تھے کہ وہ شکرگزار بنیں۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ معاذؓ بن جبل کہتے ہیں ایک دفعہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اے معاذ میری تمہیں یہ نصیحت ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا کبھی نہ بھولنا کہ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ یعنی اے میرے اللہ مجھے توفیق بخش کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور احسن رنگ میں تیری عبادت کروں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار)

پھر آپ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس نے کھانا کھایا اور اس نے دعا کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی سب تعریف اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ رزق بغیر اس کے کہ میری کسی طاقت یا قوت کا دخل ہو عطا فرمایا۔ تو اس سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ما یقول اذا فرغ من الطعام)

پس شکرگزاری کے جذبات ہی ہیں جو گناہوں کی بخشش کے بھی سامان کرتے ہیں اور پھر اس وجہ سے مزید نیکیاں کرنے کی توفیق بھی پیدا ہوتی ہے۔

پھر آپ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ حضورؐ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: جو تھوڑے پر یعنی چھوٹی بات پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی نعمت پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کرتا۔ اور نعماء الٰہیہ کا ذکر کرتے رہنا شکرگزاری ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں ہیں انسان کے اوپر ان کا ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا چاہئے۔ اور اس کا ذکر نہ کرنا ناشکری ہے۔ اور جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی عذاب ہے۔ اس پر بھی شکر کرنا چاہئے کہ ایک جماعت سے منسلک ہے انسان۔ پھر امت کو دنیا کی لالچوں سے دور رہنے اور اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بننے کیلئے آپ نے اس طرح نصیحت فرمائی ہے کہ تم میں سے جو کم درجے والا یا کم وسائل والا ہے تم اس کی طرف دیکھو اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم میں سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔ یہی شکر کا ایک انداز ہے اور انسان نچلے کی طرف دیکھنے کی بجائے اوپر والے کی طرف نگاہ کرے تو اس سے حسد پیدا ہوتا ہے اور اگر نیچے والے کو دیکھے تو اس سے شکر پیدا ہوتا ہے۔ یہ طریق اختیار کرنا چاہئے جو تمہیں اس لائق بنادے گا کہ تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں کروگے۔ (مسلم کتاب الزھد)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت اور محنت کے دکھائی ہے"۔ بغیر کسی محنت اور مشقت کے دکھادی ہے۔ "وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصے میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 94-95 جدید ایڈیشن)

اللہ کرے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں جو آپ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا اور ان نصیحتوں پر عمل کرنے والے ہوں جو شکرگزار بندہ بننے کے لئے آپ نے ہمیں فرمائیں۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دعا مانگو کیونکہ دعاؤں کے ساتھ ہی ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق ملے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

بہشتی مقبرہ میں مدفون
چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ذکر خیر

برہان احمد ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان

بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے والا ہر شخص سب سے اوّل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دُعا کرتا ہے تو ساتھ ہی آپ کے پہلو میں اس جاں نثاری کی قبر کو بھی دیکھتا ہے۔ جس کے کتبہ پر لکھا ہے۔

''مزار مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل
حافظ حاجی حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھیروی

جن کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے
ہمیں بودے، اگر ہر دل پراز نور یقیں بودے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فدائیت اور جاں نثاری کسی سے پوشیدہ نہیں آپ نے اپنے وجود کا ذرہ ذرہ اس راہ میں قربان کردیا اور آپ حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاؤں کا ثمرہ تھے۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک مرتبہ خط میں لکھا۔

''میں آپ کی راہ میں قربان ہوں جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے نیز لکھا'' دُعا فرمائیں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو''

خدا تعالیٰ نے اس کامل الایمان وجود کی دُعاؤں کو سنا نہ صرف صدیقوں جیسے موت ہوئی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں دفن ہونے کی بھی سعادت پائی۔

بہشتی مقبرہ کے اس حصہ میں جہاں سے قبریں شروع ہوئیں جب آپ داخل ہوں تو اندر قطعہ خاص کی چار دیواری کے باہر بائیں جانب قطعہ نمبر ۳ ہے اس میں جو قبر سب سے پہلے دکھائی دیتی ہے وہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ آپ کا شجرہ نسب سید عبد القادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔ آپ کو حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا ایک مرتبہ سبق دہرا دینے پر ہی آپ کو یاد ہو جاتا تھا۔ حصول علم کیلئے گھر کو بھی خیر باد کردیا۔ آپ صرف و نحو اور فلسفہ کے بڑے ماہر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں آپؓ نے ۱۹۰۲ء میں بمقام مُدّ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے مباحثہ کیا جس کا حضور علیہ السلام نے اپنے اعجازی قصیدہ مندرجہ'' اعجاز احمدی'' میں ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مولوی صاحب بہت دُعا گو تھے خوابوں کی بناء پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی بیعت کے بعد شدید مخالفت ہوئی آپ کے قتل کے منصوبے تک بنائے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھا۔ آپ زبردست مناظر تھے علماء آپ سے مناظرہ کرنے سے خوف کھاتے تھے۔ آخر آپ ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے اور پھر ساری زندگی وقف کردی قادیان کی بستی میں ہی ساری زندگی گذاردی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی آپ کے کتبہ پر ایک تحریر یوں درج ہے۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور قادیان ہجرت کر کے سالہا سال حضورؑ کی جنت میں گزارے۔ نہایت بلند پایا جید عالم تھے اور علوم اسلامی پر بڑی وسیع نظر رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی انہیں بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحومؓ کی وفات کے بعد حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب قادیان میں نہیں ہوتے تھے تو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہی مسجد مبارک میں نمازیں اور جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔ سالہا سال جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے اور لمبے عرصہ تک صیغہ بہشتی مقبرہ کے سیکرٹری بھی رہے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ)

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی قبر سے آگے نکلیں تو اُسی لائن میں دوسری قبر جماعت کے نہایت ہی پیارے اور فدائی بزرگ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ آپ کی سعادت مندی بھی کمال کی تھی آپ نے چھوٹی عمر میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور قادیان ہی میں رہائش اختیار کرلی اور سب کچھ اسلام پر قربان کردیا آپ کے والد صاحب کو علم ہوا کہ وہ قادیان آکر آپ کو واپس لے گئے اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ اپنے گھر چلے جائیں لیکن والد کا خیال کرتے ہوئے آپ نے اجازت دی اور دوسروں کو خوف تھا کہ شاید واپس نہ آئیں گے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا'' ہمارا ہوگا تو واپس آجائے گا''

باوجود قید و بند کی تکلیفیں جھیلنے کے آپ پھر واپس قادیان آگئے اور ساری زندگی بڑی عاشقانہ وفا کے ساتھ گزاری۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہایت درجہ محبت تھی حضور نے جو آخری سفر لاہور کا کیا اس میں بھی آپ ساتھ تھے اور قادیان میں مقام ظہور قدرت ثانیہ آپ ہی کے بتانے پر نشان کیا گیا پھر ہجرت قادیان کے بعد درویشی کی سعادت بھی آپ کو حاصل ہوئی۔ اور جنازہ گاہ کی نشاندہی کرتے ہوئے آپنے اپنے ہاتھ سے جگہ کو ٹھیک کیا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کے کتبہ پر لکھا ہے۔

'' حضرت بھائی صاحب نے ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا نہایت مخلص اور محبت کرنے والے فدائی بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری سفر لاہور میں حضورؑ کے ساتھ رہے اور حضور کے غسل و کفن و تدفین میں حصہ لینے کی سعادت پائی اور عمر کا آخری حصہ قادیان کی درویشی زندگی میں گزرا تاریخ چھ جنوری ۱۹۶۱ء سفر کی حالت میں قریباً ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنازہ ربوہ سے قادیان پہنچایا گیا حضرت بھائی صاحب کی خواہش تھی کہ ان کی قبر پر یہ الفاظ لکھے جائیں۔

غلام و خادم سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ و خاندان احمد''

حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوریؓ ایک صاف دل اور سینہ رکھتے تھے صدیق اور وفادار عاشقوں میں سے تھے اسلام و احمدیت کی خاطر بے دریغ قربانی کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ نے وہ سرخ نشانوں والا کرتہ مانگ لیا اور حضورؑ نے اس شرط پر عنایت فرمایا کہ وفات کے وقت میت کے ساتھ یہ کرتہ بھی دفن کردیا جائے تا لوگوں میں بعد میں اس سے شرک نہ راہ پائے۔ چنانچہ حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوریؓ کی وفات ۷ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو ہوئی اور یہ کپڑا بھی آپ کی نعش کے ساتھ دفن کردیا گیا یہ قبر حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحبؓ کی قبر کے سامنے کی طرف ایک قبر چھوڑ کر ہے۔ جب بھی ان کی قبر سے گزرتے ہیں تو ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔

قطعہ نمبر ۳ تیسری رو میں جب ہم مغربی جانب جائیں تو ہاں ایک کتبہ پر حسین بی بی بنت چوہدری الٰہی بخش صاحب مرحوم کا نام دکھائی دیتا ہے۔ یہ بزرگ خاتون حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی والدہ ہیں شروع سے ہی بزرگی اور سعادت مندی میں شہرہ رکھتی تھیں اللہ پر کامل یقین تھا تین چار بچے پیدا ہوئے اور فوت ہو گئے لوگ آپ کو کئی طرح کے غیر شرعی عمل کرنے کی تحریک کرتے لیکن آپکو شرک سے نہایت درجہ نفرت تھی اور کبھی بھی ان کی طرف رغبت پیدا نہ ہوئی اور ہمیشہ یہی خیال رہا ہے کہ اللہ کی رضاء پر راضی ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تحریر ان کے کتبہ پر یوں درج ہے۔

''چوہدری نصر اللہ خان مرحوم کی زوجہ عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ کی والدہ صاحب کشف و رؤیا تھیں۔ رویا ہی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت نصیب ہوئی اور اپنے مرحوم خاوند سے پہلے بیعت خلافت کی دین کی عزت بدرجہ کمال تھی۔ اور کلام حق کے پہنچانے میں نڈر تھیں، غرباء کی خبر گری کی صفت سے متصف اور غریبانہ زندگی بسر کرنے کی عادی نیک بیوی اور وددو والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے نیک شوہر کو جو نہایت مؤدب و مخلص خادم سلسلہ تھے اپنے انعامات سے حصہ دے اور ان کی اولاد کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

دوسرا نام اسی قبر کے بالکل سامنے کی طرف جو کہ جنوبی جانب بنتی ہے حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ کا ہے یہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے آپ نے اس زمانہ میں بیعت کی جب حضور علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے آپ وکالت کا پیشہ کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آپ نے وکالت کا پیشہ چھوڑ کر دین کی راہ میں زندگی وقف کردی اور ساری زندگی وہ اخلاص کا نمونہ دکھلایا جس کی مثالیں کم دکھائی دیتی ہیں بجائے اس کے کہ اس کامل الایمان شخص کے بارے میں کچھ لکھوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وہ تحریر پیش کرتا ہوں جو آپ نے حضرت چوہدری صاحبؓ کے کتبہ پر کندہ کروائی ہے لکھا ہے۔

حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ پلیڈر سیالکوٹ ۱۹۰۳ء میں سیالکوٹ کے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر کے ایام میں بیعت میں شامل ہوئے۔ لیکن اخلاص رکھتے تھے۔ اور آپ کی اہلیہ صاحبہ یعنی خوابوں کی بناء پر آپ سے پہلے بیعت کر چکی تھیں۔ نہایت شریف الطبع سنجیدہ مزاج مخلص انسان تھے۔ بہت جلد جلد اخلاص میں ترقی کی بڑی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ آخر میری تحریک پر وکالت کا پیشہ جس میں آپ بہت کامیاب تھے ترک کر کے دین کے کاموں کیلئے بقیہ زندگی وقف کی اور اعلیٰ اخلاص کے ساتھ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ترقی ہوتی گئی۔ قادیان آبیٹھے اس دوران میں حج بھی کیا میں نے انہیں ناظر اعلیٰ کا کام بھی سپرد کیا تھا جسے انہوں نے نہایت محبت اور اخلاص سے پورا کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ میری خوشنودی اور احمدی بھائیوں کے فائدہ اور ترقی کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔ ساتھ کام کرنے کی وجہ سے میں نے دیکھا کہ نگہ دوربین تھی باریک اشارے کو سمجھتے اور اپنی نیک نیتی کے ساتھ کام کرتے کہ میرا دل محبت اور قدر کے جذبات سے بھر جاتا۔ اور آج تک اس کی یاد دل کو گرما دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان کے مدارج کو بلند کرنے اور ان کی اولاد کو اسی رنگ میں ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کی توفیق دے اور ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ کثرت سے ہمارے سلسلہ میں پیدا ہوتے رہیں۔ اللّٰھم آمین۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب کپورتھلہ کا مزار بھی اسی قطعہ میں موجود ہے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا اور پھر قبولیت دُعا کا آپ نشان بھی تھے۔

بہشتی مقبرہ کی بنیاد کا جو بابرکت وجود سبب بنا وہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ کا ہے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ اُن چند علماء کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں جو اپنے زمانہ میں ایک شہرہ رکھتے تھے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ کے متعلق آتا ہے کہ جہاں آپ کا خطاب ہوتا لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہو جاتا آپ کی آواز میں ایک سحر تھا جو ہر دل کو اپنی طرف کھینچ لیتا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور بیعت کی تو اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں بیچ دیا اور اپنا مسکن اس قادیان کو ٹھہرالیا آپ پل بھر کیلئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جدا ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ مسجد مبارک میں نمازیں پڑھاتے اور جمعہ پڑھایا کرتے تھے آپ بڑی خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ کی قبر قطعہ نمبر ا میں موجود ہے۔

تاریخ میں آتا ہے کہ جب آپ بیمار ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کا علاج کروا رہے تھے اور یہ امید ظاہر ہو رہی تھی کہ اب آپ چند دنوں میں چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں گے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی صاحبؓ کو پیغام بھیجا کہ

''جو شخص ایک سخت اور مہلک مرض سے صحت یاب ہوتا ہے وہ گویا ایک بھٹی میں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے اور اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اس لئے آپ میرے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اس خدمت دین کے کام میں جو میرے سپرد ہوا ہے مدد کرنے اور کامیاب فرماوے۔ مولوی عبد الکریم صاحبؓ آپ کا یہ پیغام سن کر رو پڑے اور بہت دیر تک حضرت اقدس کے اخلاق اور محبت و شفقت کا ذکر کرتے رہے''

(مجدد اعظم جلد دوم صفحہ ۱۰۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک کے بالکل سامنے نظر کریں تو نہایت ہی جلیل القدر صحابہ اور صحابیات کی قبروں پر نظر پڑتی ہے جن میں حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ خسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت نانی اماں جان سیدہ بیگم صاحبہ خوشدامنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور خاص ہیں اس کے علاوہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ اور پھر حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبریں ہیں۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس زمانہ میں ہوا جب آپ براہین احمدیہ لکھ رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص عقیدت تھی۔

اگرچہ بیعت آپ نے دعویٰ کے دو سال بعد کی لیکن بیعت کر لینے کے بعد آپ میں ایک خاص ہمدردی تھی نور

ہسپتال میں ناصر وارڈ آپ کی کاوشوں سے قائم ہوا غریبوں کے لئے دارالضعفاء کا قیام آپ کی یادگار ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے تعمیراتی کام کئے۔ آپ کے کتبہ پر جو عبارت درج ہے وہ اس طرح ہے ”حضرت میر ناصر نواب صاحب خسر حضرت مسیح موعودؑ نہایت یک رنگ صاف باطن خدا کا خوف دل میں رکھنے والے اللہ اور رسول کی اتباع کو سب سے مقدم سمجھنے والے سچائی کو شجاعت قلب سے بلا توقف قبول کرنے والے حب للہ و بغض للہ پر عامل اور مداہنہ سے متنفر، ضعیفی تک سلسلہ کا کام جوانوں والی مستعدی اور ہمت کے ساتھ کرتے رہے۔ مسجد نور دارالضعفاء شفاخانہ نور احمد احمدی مقبرہ قادیان وغیرہ ان کی یادگار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں بھی مسیح موعودؑ کی معیت میں رکھے۔

وطنِ دہلی قوم سادات اولا د خواجہ میر درد دہلوی

عمر ۸۰ سال تاریخ وفات بروز جمعہ ۲۰ صفر ۱۳۴۳ء

مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۲۴ء

حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے ساتھ ہی حضرت نانی اماں جان سیدہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر ہے۔ بیوی کی کامل الایمانی نیکی پارسائی تقویٰ وطہارت پر خاوند سے بڑھ کر اور کون گواہ ہوسکتا ہے حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

”اس بابرکت بیوی نے جس سے میرا پالا پڑا تھا مجھے بہت ہی آرام دیا اور نہایت ہی وفاداری سے میرے ساتھ اوقات بسری کی۔ اور ہمیشہ مجھے نیک صلاح دیتی رہی اور کبھی بے جا مجھ پر دباؤ نہیں ڈالا نہ مجھ کو میری طاقت سے بڑھ کر تکلیف دی۔

میرے بچوں کو بہت ہی شفقت اور جانفشانی سے پالا نہ کبھی بچوں کو کوسا نہ مارا۔ اللہ تعالیٰ اسے دین و دنیا میں سرخرو رکھے۔ اور بعد انتقال جنت الفردوس عنایت فرمائے۔ بہرحال عسر و یسر میں میرا ساتھ دیا جس کو میں نے مانا اس کو اس نے مانا جس کو میں نے پیر بنایا اس نے بھی اس سے بلا تامل بیعت کی۔ چنانچہ عبداللہ صاحب غزنوی کی میرے ساتھ بیعت کی۔ نیز مرزا صاحب کو جب میں نے تسلیم کیا تو اس نے بھی مان لیا ایسی بیویاں بھی دنیا میں کم میسر آتی ہیں“۔

(حیات ناصر صفحہ ۵-۶)

حضرت سیدہ امّ طاہر رضی اللہ عنہا کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ مہربان تھیں۔ آپ کی خدمت دین اور خدمت خلق اور مخلصانہ وفا پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہی دیتے ہیں آپ کے کتبہ پر کندہ ہے کہ۔

”حضرت سیدہ اُمِ طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

وصیت نمبر ۲۱۱۰

پیدائش ۱۹۰۵ء وفات ۵/ مارچ ۱۹۴۴ء

ان کا نام مریم تھا۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اپنے خاندان کے لئے خود چنا تھا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم سے جب دونوں ہی بچے تھے ان کی شادی کر دی تھی مبارک احمد کی وفات کے بعد بوجہ ایک پیر خاندان ہونے کے جب مجھے معلوم ہوا کہ ان کے رشتہ دار لڑکی کی دوسری شادی سے گریز کر رہے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ اس بات پر رضامند ہیں کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں ہی کہیں شادی ہو جائے تو میں نے ان سے اپنی تیسری شادی کی۔ تعلیم کم تھی مگر نہایت درجہ کی ذہین تھیں۔ جتنا بھی علم حاصل تھا اس کو خوب اچھی طرح استعمال کر سکتی تھیں۔ خدمت مذہب اور خدمت خلق کا بے انتہا شوق تھا۔ طبیعت میں تیزی تھی لیکن وہ تیزی بہت حد تک ان کے لئے خدمات کا موجب بن گئی۔ وقت پر مصیبت کے مطابق وہ اپنے حوصلہ کو بڑھا لینے کی عادی تھیں۔ اور بجائے عام عورتوں کی طرح گھبراہٹ کا موجب بننے کے تسلی کا موجب ہوا کرتی تھیں۔ سلسلہ پر کوئی نازک موقع آئے جن میں بعض دفعہ مجھے راتوں کام کرنا پڑا۔ اس وقت بغیر ہچکچاہٹ اور بغیر کسی گھبراہٹ کے اظہار کے باوجود بیماری کے انہوں نے میرے ساتھ کام کیا۔ اور میرے لئے سکون اور تسلی کا موجب ہوئیں۔ ۳۸ سال کی عمر میں گویا جوانی میں ہی وہ فوت ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی مدارج کو بلند فرمائے۔

خاکسار

مرزا محمود احمدؔ

خلیفۃ المسیح الثانی

قطعہ خاص کی چار دیواری میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف مالیر کوٹلہ کا بھی مزار ہے۔ آپ نے ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں آپ کو حجۃ اللہ کے نام سے یاد کیا گیا اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ:

”جوان صالح۔ ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے التزام نماز میں اہتمام، منکرات و مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایک ایسا صالح بیٹا ہو“ نیز فرمایا۔

”میں آپ سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسی کہ اپنے فرزند عزیزم سے محبت ہوتی ہے اور دُعا کرتا ہوں کہ اس جہاں کے بعد بھی خدا تعالیٰ ہمیں دارالسلام میں آپ کی ملاقات کی خوشی دکھائے۔“

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے اور آپ کی زندگی میں تو آپ کو قبول کرنے کی توفیق نہ پائی لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جہاں آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے وہاں تین کو چار کرنے والی پیشگوئی بھی آپ کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ آپ بھی آخر ایک دن ان کامل الایمان لوگوں میں شامل ہوں گے اس لئے آپ کی نسل کو بھی بڑھا دیا جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کر رہی ہے اور بعد وفات اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی کامل الایمان لوگوں کے قرب میں جگہ دی آپ کی قبر حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کے بالکل ساتھ ہے۔

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے کامل الایمان لوگوں میں سے کس کس کا ذکر کیا جائے ہر شخص اپنے اندر ایسی ہی فدائیت کا جوش رکھتا تھا اور ان لوگوں نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کرتے ہوئے بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی اور خدا نے آئندہ آنے والی نسلوں کی خاطر ان کامل الایمان لوگوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تا کہ وہ انہیں دیکھ کر اپنے ایمانوں کو بڑھا سکیں۔

بہشتی مقبرہ میں جہاں دفن ہونے والے کامل الایمان لوگوں کی قبریں ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی بھی یادگاریں ہیں جن کی میت تو یہاں نہ پہنچ سکی لیکن وہ اس مقام تک پہنچے جو کہ کامل الایمان والوں کے ساتھ کھڑے ہو سکیں۔

ایسے لوگوں کی یادگار کتبے بھی بہشتی مقبرہ میں موجود ہیں ان میں سے تین وہ بھی ہیں جنہوں نے خدا کی خاطر اور خدا کے نام پر کابل کی سرزمین میں اپنا خون بہایا۔ یہ تینوں کتبے قطعہ خاص میں موجود ہیں ان میں سے ایک نام حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید کابل کا ہے دوسرا حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب مرحوم شہید کا ہے اور تیسرا حضرت مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا ہے۔

۞۞۞

حالات حاضرہ

13 سی آئی اے (C.I.A) ایجنٹ اٹلی میں زیر حراست

روم: ایک اٹیلین جج نے 13 سی آئی اے ایجنٹوں کو اس بنا پر گرفتار کئے جانے کا فیصلہ دیا ہے کہ وہ ایک مصری نژاد امام کو بغیر کسی قانونی کارروائی کے اٹلی سے اغوا کر کے پوچھ تاچھ کیلئے مصر لے جا رہے تھے۔ امام پر الزام ہے کہ اس کا تعلق کسی مسلم دہشت گرد تنظیم کے ساتھ ہے۔ امام کو 17 فروری 2003 کو اغوا کیا گیا تھا اور اغوا کے بعد اس کے ساتھ مختلف قسم کے غیر انسانی سلوک کئے گئے۔ اٹیلین اخبار نے یہاں تک خبر دی ہے کہ زیر حراست امام کو بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر اذیت دی گئی تھی۔

مسلم جنگی قیدیوں سے امریکہ کا غیر انسانی سلوک

اگرچہ گزشتہ دنوں گوانٹا موجیل سمیت عراق اور افغانستان میں مقید جنگی قیدیوں کے ساتھ امریکی فوجیوں کے غیر انسانی بہیمانہ سلوک کی خبریں دنیا بھر کے اخبارات میں چھپ چکی ہیں جس کو امریکہ و برطانیہ کے انصاف پسندوں نے بھی برا مانتے ہوئے اپنے اپنے ممالک میں اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے لیکن ان سب اطلاعات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ۲۵ جون بروز جمعرات امریکہ کے نائب صدر ڈک چینی نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ جنگی قیدیوں سے نہایت اچھا سلوک کر رہا ہے اور دنیا میں کسی جگہ بھی جنگی قیدیوں سے ایسا حسن سلوک نہیں کیا جاتا۔ بقول ان کے افغانی اور عراقی جنگی قیدیوں کو اچھا کھانا کھلایا جا رہا ہے انہیں اچھی جگہوں پر رکھا جا رہا ہے گویا ان کے نزدیک وہ فوٹو فراڈ ہیں جس میں ان قیدیوں کو ننگا کر کے غیر انسانی سلوک کیا گیا تھا۔

لیکن اگلے ہی روز بروز جمعہ ایک امریکن پینل کی جانب سے اقوام متحدہ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ امریکی فوجیوں کی جانب سے کیوبائی گوانٹا نا موجیل اور افغانستان و عراق اور دیگر جیلوں میں سخت بہیمانہ غیر منصفانہ سلوک کیا گیا تھا۔ جن میں سے بہتوں کی ان اذیتوں کے نتیجہ میں موت ہوگئی تھی کیوبا کی جیل میں تو ان جنگی قیدیوں کے ہاتھوں سے قرآن مجید چھین کر غلاظت میں پھینک دیے گئے تھے جن پر پوری دنیا میں مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا ہے۔

دنیا تشدد کی طرف بڑھ رہی ہے

ایران میں گزشتہ ہفتے صدارتی انتخابات ہوئے جن میں وہاں کے انتہا پسند مذہبی لیڈر محمود احمد نجاد کو کامیابی حاصل ہوئی ہے سمجھا جاتا ہے کہ محمود کی جیت کے نتیجہ میں ایران امریکہ سے اور دور چلا جائے گا کیونکہ محمود کی پالیسیاں رفسنجانی کے مقابل پر امریکہ مخالف ہیں۔ ایران میں انتہا پسند لیڈر کی کامیابی اور ایرانیوں کا انتہا پسندی کی طرف سے میلان کوئی حیرت والی بات نہیں ہے ۱۱ ستمبر کے بعد سے دنیا کے تمام علاقے اور اقوام اپنے اپنے رنگ میں انتہا پسندی کی طرف ہی بڑھے ہیں باوجود اس کے کہ امریکہ سمیت دنیا کے کئی ممالک عراق سے خون خرابہ ختم کرنے کے حق میں تھے لیکن پھر بھی امریکہ میں بش کی جیت دراصل انتہا پسندی کی جیت تھی برطانیہ میں ٹونی بلیر کی جیت انتہا پسندی کی جیت تھی۔ پاکستان کے افغانستان کے ساتھ لگتے صوبوں میں انتہا پسندوں کی جیت ہوئی اور اب ایران میں بھی انتہا پسند راہنما کی ہی جیت ہوئی ہے یہ قابل فکر بات ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں اور اپنے اپنے علاقوں میں انتہا پسند ہی اکثریت میں آتے جا رہے ہیں جانکار حلقوں کا ماننا ہے کہ محمود کے ایران کا صدر بننے کے بعد ایران و امریکہ کے تعلقات مزید کشیدہ ہوں گے اور امریکہ کو عراق کے بعد ایران کی طرف پیش رفت کرنے کیلئے ایک نیا بہانہ مل گیا ہے۔

طلباء کے لئے مفید معلومات

نیشنل ڈیفنس اکیڈمی اینڈ نیول اکیڈمی اکزامینیشن 05 امتحان کی تاریخ:: 21/اگست 2005

سینٹرل پولیس فورس (اسسٹنٹ کمانڈنٹ) اکزامینیشن 05 (سنگھ لوک سیوا آیوگ)

امتحان کی تاریخ 16/اگست 2005

ولادت

مکرم فاروق احمد صاحب فضل کارکن انجمن تحریک جدید کے ہاں مورخہ 12.3.05 کو بچی پیدا ہوئی ہے جو وقف نو میں شامل ہے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام ہالہ فاروق رکھا ہے بچی محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل مرحوم سابق ایڈیٹر ’بدر‘ کی پوتی اور مکرم محمد عثمان صاحب عباسی آف یوپی کی نواسی ہے بچی کی صحت و سلامتی، نیک صالح اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر پچاس روپے۔ (ادارہ)

لاکھوں اور بعض دفعہ کروڑوں روپے خرچ کرنے کے بعد بھی

نہ چھت آپ کی اور نہ فرش آپ کا

(عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن)

ابتدائی وقت سے انسان کی سب سے پہلی یہ خواہش رہی ہے کہ سر چھپانے کے لئے اچھی اور آرام دہ جگہ میسر ہو۔ اور یہ جگہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو لیکن اپنی ہو۔ اور اس چھوٹے سے گھر کے لئے بعض دفعہ ساری عمر کوشش کرتا ہے۔ بعض دفعہ کامیاب ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نہیں۔ پتھر کے زمانہ سے گزر کے انسان نے غاروں میں رہائش اختیار کی، پھر ٹینٹوں، جھونپڑیوں اور بڑے بڑے مکانوں سے ہوتے ہوئے، بنگلوں، Detached, Semi Detached, Terrace Housing سے ہوتے ہوئے یہ گھر اب فلیٹ کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ اور یورپ میں تو اب فلیٹ بھی ملنے مشکل ہو گئے ہیں۔ اور گھر Bed-Sit کا رنگ اختیار کر گئے ہیں۔

پرانے وقتوں میں زیادہ تر لوگ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں رہا کرتے تھے وہیں وہ اپنی روزی کے سامان پیدا کیا کرتے تھے۔ جب یورپ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں صنعتی انقلاب آیا۔ تو بیشتر لوگوں نے اچھی سہولتوں کی تلاش میں شہروں کی طرف رجوع کیا۔ برصغیر میں بھی اس رجحان کا 20 ویں صدی میں آغاز ہو گیا۔ پہلے پہلے جب لوگ شہروں میں روزی کی تلاش کے لئے آتے تھے تو ایک کمرہ میں ایک سے زیادہ لوگ رہنے لگے۔ بعض دفعہ فٹ پاتھ پر بھی گزارا کر لیتے۔ معاشی حالت بہتر ہونے کے ساتھ لوگوں نے اپنی فیملیوں کو دیہاتوں سے شہروں میں منتقل کرنا شروع کیا۔ تو شہروں میں گھروں کی Demand میں اضافہ ہوا۔

اس لئے Demand کے پیش نظر پہلے تو چھوٹے چھوٹے گھروں کا رواج چلا۔ پھر جیسے جیسے آبادی دیہاتوں سے شہروں کی طرف مسلسل منتقل ہوتی چلی گئی۔ تو چھوٹے گھروں کی جگہ فلیٹ نے لے لی۔ چھوٹے رہائشی یونٹ ہونے کی وجہ سے ایک ہی جگہ سارے خاندان کو رہنا ممکن نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح مشترکہ خاندانی نظام کا سسٹم منتشر ہونے لگا۔

فلیٹ کلچر کی چار وجوہات ہو سکتی ہیں

۱۔ معیار زندگی میں بہتری اور تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیہاتوں سے شہروں کی طرف رجوع۔

۲۔ آبادی میں غیر معمولی اضافہ

۳۔ شہروں میں رہائشی مکانات کی قلت

۴۔ مشترکہ خاندانی نظام کا منتشر ہونا۔ پہلے تین تین نسلیں ایک ہی مکان میں زندگی بسر کر لیتی تھیں۔ مگر اب ہر شادی شدہ جوڑے کی خواہش ہوتی ہے کہ شروع ہی سے اپنا علیحدہ مکان ہو۔

۵۔ اکثر پیشہ ور لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی رہائش دفتر کے قریب ہو۔ تاکہ وقت اور کرایہ کے خرچ سے بچت ہو۔

شہروں میں رہائشی مکانات کی قلت سے Capitalist لوگوں نے شروع سے بہت فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے اپنے فائدہ میں غیر معمولی اضافہ کے پیش نظر۔ فلیٹ بہت ہی چھوٹے اور غیر معیاری بنائے۔ لوگوں کی بنیادی سہولتوں کا بھی خیال نہ رکھا۔ لیکن مجبوری کی حالت میں لوگ ان میں آباد ہوتے چلے گئے۔ زیادہ تر کم آمدنی والے لوگ۔ ناسمجھ اور غیر تعلیم یافتہ لوگ۔ جن کو فلیٹوں میں زندگی گزارنے کا کوئی سلیقہ نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے بہت ساری عمارات کوڑے کا ڈھیر بن گئیں۔ جسکی وجہ سے مچھروں، مکھیوں، چوہوں اور بلیوں نے عمارات پر یلغار کر دی۔

میں نے دیکھا ہے کہ جو فلیٹوں کے بلاک بنائے جاتے ہیں اکثر وہ ایک دوسرے سے بہت ہی قریب ہوتے ہیں۔ سورج کی روشنی اور عام لائٹ کو کمروں کے اندر آنے کے نظام کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ پھر بعض دفعہ زیادہ سے زیادہ یونٹ بنانے کی کوشش میں ہوا کے رخ کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے ایک فلیٹ کے مالک نے کہا ہم پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ جب تک دھوپ، ہوا اور روشنی میسر نہ ہو۔ زندگی کا مزہ نہیں آتا۔ فلیٹ کے چھوٹے چھوٹے کمروں۔ چھوٹی بالکنیوں اور نیچی چھت میں ہمارا دم گھٹتا ہے۔

دوسرے پھر کمروں میں روشنی اور تازہ ہوا کا گزر نہ ہونے کی وجہ سے صحت کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ فلیٹ کا ایریا کم سے کم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ کم از کم رقبے میں تعمیر سے رقم بچائی جا سکے۔ ان فلیٹ میں تنگی کا احساس تو بہت ہوتا ہے۔

ہر نظام کے کچھ فوائد اور کچھ نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح فلیٹ سسٹم میں بھی کچھ فائدے تو ضرور ہیں۔ گھروں کی نسبت فلیٹ میں سیکیورٹی کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری طرف ان میں Privacy نہیں ہوتی۔ اگر میاں بیوی میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ تو فوراً سارے بلاک میں اس جھگڑے کی اطلاع ہو جائے گی۔ بعض کا کہنا ہے کہ سب سے بڑا مسئلہ گھر اور گھر والوں کا تحفظ ہوتا ہے۔ جو کہ فلیٹ سسٹم میں تسلی بخش ہے۔ پانی کی سپلائی کا مسئلہ فلیٹ کے نظام میں عام ہے۔

مالی، باورچی، ڈرائیور اور سیکیورٹی گارڈ کے خرچہ کی بچت۔ فلیٹ میں بالکنیوں میں پودے رکھ کر باغبانی کا شوق بھی پورا کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ایشیاء میں فلیٹ میں رہنے والوں کو پورا علم ہوتا ہے کہ کون آرہا ہے اور کون جا رہا ہے۔ اور پڑوسی ایک دوسرے سے باخبر ہوتے ہیں۔ لیکن یورپ میں نظام بالکل اس کے برعکس ہے۔ وہاں پڑوسی بعض دفعہ ہفتوں کے بعد مردہ حالت میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن ساتھ والے فلیٹ کو اسکی موت کا علم تک بھی نہیں ہوتا۔ فلیٹ کیونکہ شہر کے سنٹر میں بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے بازاروں میں خرید وفروخت کے لئے زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ اور وقت کی بچت بھی ہو جاتی ہے۔ تعلیمی ادارے نزدیک، ٹرانسپورٹ سسٹم کا اچھا نظام اس لئے آمد و رفت میں آسانی۔ فلیٹ میں ایک دوسرے پڑوسیوں سے اچھے تعلقات کے ذرائع میسر ہوتے ہیں۔ تاکہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہو سکیں۔ لیکن اس سہولت کا کم ہی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ پہلے پڑوسی آپ کے دائیں بائیں۔ سامنے اور پیچھے کی طرف ہوتے تھے۔ اور آپ کو جانتے بھی تھے۔ لیکن فلیٹ سسٹم میں اوپر اور نیچے بھی آپ کے پڑوسی ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں یہ پڑوسی کم اور اجنبی زیادہ ہوتے ہیں۔ واقفیت تو دور کی بات ہے۔ برسوں وہاں رہنے کے بعد بھی آپ کو پتہ نہیں ہوگا کہ وہ کون ہیں۔

انگلستان میں فلیٹ بنانے کا رواج 1960ء میں یورپ کی نقل کے نتیجہ میں شروع ہوا۔ بیس بیس پچیس پچیس منزلہ بلاک تعمیر کئے گئے۔ کوئی تیس پینتیس سال کے بعد ان بلاکوں میں رہنے والوں کا ایک سروے کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ جو لوگ فلیٹ میں رہتے ہیں۔ ان میں طلاق، شراب نوشی، بیروزگاری بہت زیادہ جنم لیتی ہے۔ اور وہ لوگ زیادہ تعلیم کے بھی خواہشمند نہیں ہوتے۔ اور معاشرتی مسائل ان لوگوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اور قانون کے خلاف بغاوتی رویہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ ان مشکلات کے پیش نظر 2000 سے لندن میں بہت ساری لوکل کونسلز نے اپنے علاقہ میں یہ High Rise Blocks گرادئے۔ اور ان کی جگہ Conventional گھر اب تعمیر کر رہی ہیں۔

Eastern Block میں نے دیکھا ہے۔ وہاں فلیٹ کا معیار Western Block سے بہت ہی کم ہے۔ لوگ Pigeon Holes کی طرح فلیٹ میں بند کئے ہوئے ہیں۔ جانوروں اور پرندوں کو جو جگہ Zoo میں Per Sq. دی جاتی ہے۔ وہ انسانوں کو ان فلیٹ میں نہیں دی جاتی۔ انسان جانوروں اور پرندوں کو اچھی سہولتیں مہیا کر کے خوشی محسوس کرتا ہے۔ لیکن اپنی ہم نسل کو ہمیشہ لالچ اور حرص میں چھوٹے چھوٹے فلیٹ کی تعمیر میں بند کرنے کی کوشش میں ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جا سکے۔ Scandanavian ممالک اور یورپ میں حالات مختلف ہیں۔ لوگ فلیٹ میں رہنا گھروں کی نسبت زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ان کی صفائی کا معیار Second to None ہوتا ہے۔ سیڑھیاں اور داخل ہونے کی جگہ میں ماربل اور ہر طرح کی آرٹ کی Scenery لگائی ہوتی ہیں۔ سیکورٹی، پانی، ٹیلیفون کا انتظام نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ انگلستان میں تو ہر ایک اپنا گھر خریدنے کی کوشش میں ہوتا ہے۔ لیکن جب میں نے سویڈن میں پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہاں پرائیوٹ گھر برائے نام کے ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ساری عمر کی کمائی Brick/Mortor میں لگانے میں کیا عقل مندی ہے۔ اگر آپ نے ضرورت سے زیادہ رقم کمائی ہے تو اس کی اپنی دوسری سہولیات جیسے اچھی کار، Holidays اور دوسرے شوقوں میں خرچ کریں۔ جہاں تک مکان کا تعلق ہے۔ ہر ماہ تنخواہ میں سے فلیٹ کرایہ پر لیکر کرایہ دیتے چلے جائیں۔ اگر زائد کمائی ہوئی رقم مکان پر خرچ کر دی۔ تو زندگی Enjoy کرنے کا وقت کب ملے گا؟

فلیٹ بنانے کی سب سے بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جس ریٹ پر آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گھر بنانے کی وجہ سے تنگی ہو جائے گی۔ یہ خیال ان لوگوں کا ہے جو Family Planning اس وجہ سے Advocate کرتے ہیں کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ان کے لئے اناج پیدا کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ حالانکہ یہ خیال اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور حالات نے بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ زمین میں خوراک پیدا کرنے کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اب بھی امریکہ اور یورپ لاکھوں ٹن خوراک ہر سال سمندر میں ضائع کرتے ہیں۔ تاکہ قیمتوں میں زیادتی کو قائم رکھا جائے۔ ورنہ وہی خوراک اس زمین پر انسان کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ اسی طرح گھر بنانے میں زمین کی کمی بالکل نہیں ہے۔ فلیٹ بنا کر انسان کو جانوروں کی طرح بند کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ Conventional مکان بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن طاقتور حکومتیں اور ادارے اپنے مفاد کی خاطر غریب لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

معاشرہ بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ خاندانی نظام مکمل طور پر منتشر ہو چکا ہے۔ بچے اب والدین کے پاس رہنا پسند نہیں کرتے۔ شادی کے فوراً بعد علیحدہ گھر میں چلے جاتے ہیں۔ گھر میں 5/6 بچوں کی اوسط 2 میں بدل گئی ہے۔ میاں بیوی دونوں کام کرتے ہیں اور دونوں کے بنک اکاؤنٹ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بچوں کی دیکھ بھال کے لئے والدین کے پاس وقت نہیں اسلئے Nany رکھی جاتی ہے۔ اور بچوں کا والدین نے بچپن کا زمانہ چھین لیا ہے۔ گھر میں کھانا کھانے کی بجائے ہوٹلوں میں کھانا کھانے کا رواج چل پڑا ہے۔ گھر میں والد کو پہلے ابو۔ اب ڈیڈی پھر پاپا اور اب بابا کہا جاتا ہے۔ فون پہلے صرف محلہ میں ہوتا تھا۔ پھر گھر میں آیا اب گھر میں ہر فرد چھوٹے بڑے کے پاس mobile کی شکل میں آ گیا ہے۔ گھر

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

شولہ پور سرکل کی تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں وجلسہ پیشوایان مذاہب

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی شولہ پور آمد کے موقعہ پر ایک پریس کانفرنس ۲۲ رفروری کو منعقد کر کے علاقہ کے ''درت درشن'' ''دمان'' نامی دو لوکل ٹی وی چینل کو بغرض تعارف جماعت احمدیہ انٹرویو دیا گیا۔ اسی روز شام ۶ بجے مکرم ناظر صاحب کی قیادت میں خاکسار و مکرم مولوی انصار علی خان صاحب معلم پر مشتمل احمدیہ وفد نے جناب وینئے کمار چوبے جی IPS ضلع پولیس کپتان (SSP) شولہ پور سے ان کے دفتر میں ملاقات کر کے موصوف کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ہونے والے ''جلسہ پیشوایان مذاہب'' میں شرکت کے لئے مدعو کیا۔ نیز حب وطن پر مبنی تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ اگلے روز مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی آمد پر تینوں مرکزی نمائندگان سے ملاقات کرنے کے لئے جناب ایم بی مالی صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس ٹریفک شولہ پور شہر ''ہوٹل ایمبیسڈر'' تشریف لائے موصوف کو جماعت احمدیہ سے متعارف کرایا گیا اس سے قبل شام ۶ بجے جناب سی بی شرولے صاحب ACP ڈویژن ۲ سے انکے دفتر میں جا کر ملاقات کی گئی۔ اور موصوف کو ''قومی یکجہتی'' پر مبنی مومنٹو بھی پیش کیا گیا۔

۲۴ رفروری کو شام کو شولہ پور شہر کے ''ہیرا چند، نیم چند واچنالے'' میں جلسہ پیشوایان مذاہب کیا گیا۔ اس جلسہ میں مع Shri ji SiddharamMahetre وزیر داخلہ صوبہ مہاراشٹر، جناب ڈاکٹر ارمیش سوامی جی وائس چانسلر آف شولہ پور یونیورسٹی، جناب سی پی شرولے صاحب ACP ڈویژن ۲ شولہ پور شہر کے علاوہ ہندو سکھ وعیسائی مذہب کے رہنماؤں کے علاوہ ۳۵ سینٹرز سے تقریباً ۲۵۰۰ نومبائعین وزیر تبلیغ افراد شامل ہوئے۔ مکرم قاری شفاعت اللہ صاحب معلم کی تلاوت اور مکرم انصار علی خان صاحب معلم کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مرکزی نمائندگان کے علاوہ دیگر معززین نے بھی خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے بین الاقوامی سطح پر کی جانے والی خدمات کو سراہا۔ جناب وزیر داخلہ نے فرمایا جو کام ہم کو کرنے چاہئیں وہی کام آج کئی ہزار کلومیٹر دور سے آکر جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اس نیک کام کے لئے میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پورا تعاون دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ اس موقعہ پر معززین کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ جلسہ کے آخر پر خاکسار نے تمام حاضرین ومعززین وانتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اس موقعہ پر وسیع پیمانہ پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا اور دو ہزار سے زائد کتب وپمفلیٹ تقسیم کی گئیں۔

اگلے روز احمدیہ مشن شولہ پور شہر میں بعد نماز جمعہ مرکزی نمائندگان سے نومبائعین کا تعارف کرایا گیا اسی روز موضع گوڈ گاؤں وموضع ماتن ہلی نامی ۲ نئی جماعتوں کا دورہ کر کے ان نئی جماعتوں میں تربیتی جلسہ اور مجلس سوال وجواب ہوئی۔ ان دونوں جماعتوں کے نومبائعین نے مرکزی نمائندگان کی گلپوشی کرتے ہوئے پر جوش خیر مقدم کیا۔

۲۶ رفروری کو موضع وڈ گاؤں کاٹی وسانگوی کاٹی نامی دو نئی جماعتوں میں تربیتی میٹنگ کی اس موقعہ پر مکرم آصف شیخ صاحب نواحمدی ''صدر کانگریس یوتھ ونگ'' شولہ پور شہر اور انکے والد صاحب نے نہایت اخلاص ومحبت کا اظہار کیا۔ اگلے روز جناب سی پی شرولے صاحب ACP شولہ پور کے ہمراہ مکرمہ حبیبہ شیخ صاحبہ ''سنچا لکہ اناتھ آشرم'' موضع سورے گاؤں سے ملنے انکے ''آشرم'' میں گئے تو وہاں پہنچنے پر بھی مرکزی نمائندگان کی گلپوشی کر کے گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر ''اناتھ آشرم'' میں علاقہ کی پریس ومیڈیا کے نامہ نگار بھی موجود تھے۔ جنہوں نے ان نمائندگان پر ایک خاص پروگرام تیار کر کے اخبار سکال میں مع تصاویر شائع وٹی وی پر نشر کیا۔ جناب سی پی شرولے صاحب ACP شولہ پور نے بھی گلپوشی کر کے احمدیہ وفد کا خیر مقدم کیا اسی روز شام کو نئی جماعت موضع مالونڈی میں وفد پہنچا تو نومبائعین کے ہجوم نے پر جوش استقبال کیا۔ یہاں مسجد میں ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں کثیر تعداد میں نومبائعین نے شرکت کی اگلے روز جناب ڈاکٹر سباس وار کے IPS ضلع پولیس کپتان لاتور کی جانب سے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں جماعت احمدیہ کے تعارف کی غرض و وفد کے اعزاز میں ایک پولیس کانفرنس منعقد کی گئی لاتور پہنچنے پر ضلع پولیس کی طرف سے نمائندگان کا استقبال کیا گیا۔ مرکزی نمائندگان نے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو بہت ہی بہترین انداز میں قومی معاشرہ کی خدمت سرانجام دینے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا پروگرام کے اختتام پر پولیس انتظامیہ لاتور کی طرف سے دعوت طعام دی گئی۔ واپسی پر ایک نئی جماعت موضع پاڈولی کا بھی دورہ کیا گیا۔

یکم مارچ کو شولہ پور سے بلار شاہ سرکل روانہ ہونے سے قبل شہر کی معروف شخصیت اور جماعت کے ساتھ تعاون کرنے والے ایک غیر مسلم دوست جناب وینیش جادھو کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول کرتے ہوئے اسمیں برکت دے (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور مہاراشٹر)

لجنہ اماء اللہ صوبہ بنگال وآسام کے سالانہ اجتماعات

15-16 جنوری 2005ء سرکل ڈائمنڈ ہاربر کا اجتماع ہوا جس میں ۱۶ مجالس کی ۲۵۵ لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔

20 مارچ 2005 کو پہلی بار آسام میں لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع نارار بیٹا مجلس (آسام کی سب سے بڑی مجلس) میں ہوا ۱۲ مجالس کی ۲۵۵ لجنہ وناصرات شامل ہوئیں۔ مکرم مولوی امان علی صاحب نائب امیر آسام نے تقریر کی۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے تمام معلمین سرکل انچارج صاحبان نے ہر طرح کا تعاون دیا۔ خاص کر محترم صوبائی امیر صاحب نے ہمارے اس اجتماع کو رونق بخشی۔ ہر اجتماع میں علمی وورزشی مقابلے ہوئے مکرم صوبائی امیر صاحب سرکل انچارج وصوبائی صدر لجنہ کی تربیتی تقاریر ہوئیں اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت کے پیغامات کا بنگلہ ترجمہ سنایا گیا۔ اور پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ وناصرات کو انعامات دیئے گئے۔

(بشریٰ حمید۔ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ بنگال وآسام)

تربیتی اجلاسات

سورب ::لجنہ اماء اللہ سورب کرناٹک نے مکرمہ رحمت النساء صاحبہ کے مکان پر ۲۳ مارچ کو جلسہ کیا۔ جسمیں تلاوت، نظم، عہد کے بعد تربیتی عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ (طاہرہ تسنیم سیکرٹری تعلیم وتربیت)

چنداپور کاماریڈی ::جماعت احمدیہ چنداپور وکاماریڈی نے ۱۵ مئی کو مکرم ظفر اللہ صاحب کے مکان پر دوپہر کو جلسہ کیا۔ جسکی صدارت مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد جلسہ میں تربیتی امور پر تقاریر ہوئیں۔ (محمد اقبال کنڈوری)

کوریل ::جماعت احمدیہ کوریل کشمیر نے ۲۴ اپریل کو تربیتی جلسہ خاکسار کی زیر صدارت کیا۔ تلاوت ونعت کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ (صدر جماعت احمدیہ کوریل)

عثمان اباد ::جماعت احمدیہ عثمان اباد نے ماہ اپریل میں جلسہ کیا۔ جسمیں تلاوت ونظم کے بعد ۵ تقاریر ہوئیں کثیر تعداد میں مرد وزن نے شرکت کی۔ (سماعون بسواس معلم سلسلہ)

لیندھرا ::لیندھرا (چھتیس گڑھ) میں ۱۴ راپریل کو پہلی مرتبہ تربیتی جلسہ ہوا محمد جاوید خان کی تلاوت کے بعد زاہد خان نے ترجمہ پیش کیا۔ افسانہ بیگم نے نظم پڑھی۔ زہانہ بیگم اور مکرم محمد عزیز صاحب معلم سلسلہ کی تقریر کے بعد طاہر احمد صاحب نے قبول احمدیت کے حالات سنائے اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

(حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

شواکاشی ::جماعت احمدیہ شواکاشی (تامل ناڈو) میں ہر اتوار کو تربیتی اجلاسات ہوتے ہیں۔ ۱۶ اور ۲۰ مارچ کو جماعت کے زیر انتظام جلسہ ہوا۔ ۱۳ مارچ کو خدام الاحمدیہ کے تحت اور اسی روز بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ کے تحت پہلی بار جلسہ ہوا اسی طرح جماعت ھٰذا کے گرد کئی مقامات پر تعلیم وتربیت کی کلاسز چل رہی ہیں۔

(صدر جماعت احمدیہ شواکاشی)

حیدراباد ::جماعت احمدیہ حیدراباد کے تحت ۲ راپریل کو مسجد احمدیہ بی بی بازار اور کاچی گوڑہ میں جلسہ ہوا۔ ۳ و ۷ اراپریل کو مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی کلاس کا آغاز ہوا۔ انہیں تاریخوں میں مسجد الحمد سعید آباد میں جلسہ ہوا۔ ۹ راپریل کو مسجد احمدیہ بی بی بازار میں جلسہ ہوا۔ اور ۳۰ راپریل کو تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا۔ اکثر مواقع پر محفل سوال وجواب بھی ہوئی۔ ماہ اپریل میں ذیلی تنظیموں کے اجلاسات کے علاوہ جلسہ سیرت النبیؐ بھی کیا گیا۔ نیز کئی تبلیغی نشستیں بھی ہوئیں۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ

درج ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے بھی جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کرنے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، وڈمان، مجلس انصار اللہ لوہارکہ، مجلس انصار اللہ وخدام الاحمدیہ نونہ مئی، لجنہ اماء اللہ قادیان سورب، میلاپالم، چارکوٹ، محبوب نگر، پنکال، کرڈاپلی، برہ پورہ، پردہ، وڈمان، راٹھ، مسکرا، جے پور، چنتھکنٹہ، اندورہ، بنگلور، بنارس، حیدراباد، تیماپور، بلاری، بھونیشور، کاکاناڈ، کوارتھی، یادگیر، بھدرواہ، مانیکا گوڑہ، مرکرہ، رشی نگر، دھواں ساہی، دہلی، ساگر، سورب، عثمان اباد، شاہجہانپور، مونگھیر، کٹک، کوںبمی، کاچیگوڑہ، محی الدین پور، لجنہ وناصرات دیودرگ، کلکتہ، کالکولم، کوچین، کانپور، سورو، شموگہ، وانیمبلم، پالگھاٹ، جمشید پور، کینانور سٹی

❋ مکرم بشیر احمد صاحب بٹ آف رشی نگر کشمیر اپنی والدہ، اہلیہ اور اپنی نیز دیگر رشتہ داروں کی صحت وسلامتی دینی ودنیوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ (1)

جماعت احمدیہ سے باہر کہیں نظر نہیں آ سکتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ماشاء اللہ کینیڈا کی جماعت اخلاص و وفا میں بہت بڑھی ہوئی ہے اللہ انکے اخلاص و وفا کو دائمی بنادے اور یہ وقتی جوش و جذبہ نہ ہو فرمایا ۲۷ مئی کو جب میں نے خلافت کے حوالہ سے خطبہ دیا تھا تو جماعتی طور پر سب سے پہلے اور سب سے زیادہ خطوط جن میں وفا اور اخلاص کا تعلق تھا مجھے کینیڈا سے ملے فرمایا یاد رکھیں جہاں محبت کرنے والے دل ہوتے ہیں وہیں فتنہ پیدا کرنے والے شیطان بھی ہوتے ہیں ایسے لوگوں سے بھی آپ کو ہوشیار رہنا چاہئے کہیں سے بھی ایسی بات سنیں جو خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر امیر صاحب کو یا مجھے بتائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے عہدیداروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنے اندر یہ عادت پیدا کریں کہ جب بھی ایسی باتیں سنیں تو سرسری طور پر دیکھنے کی بجائے تحقیق کرلیا کریں اور پھر نظر رکھا کریں بعض دفعہ ایک بات چھوٹی لگ رہی ہوتی ہے اگر فتنہ کی بات ہو تو اس کو چھوٹا نہ سمجھیں۔ تمام دنیا کے عہدیداران اور امراء کو میری یہی ہدایت ہے کہ اپنے آپ کو ایک حصار میں محصور کر کے نہ رکھیں بلکہ ہر طبقے کی آپ تک پہنچ ہونی چاہئے کبھی کسی کی بات کو کم نظر سے نہ دیکھیں خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو بھی ہمیشہ اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ فتنہ پیدا کرنے والے اپنے پروں کو پھیلا نہ سکیں اور کوئی مفتن کسی معصوم احمدی کو استعمال نہ کر سکے۔

فرمایا یاد رکھیں عہدیداران خدمت کیلئے مقرر کئے گئے ہیں وہ نظام جماعت اور خلافت کا ایک حصہ ہیں اور اسکی ایک کڑی ہیں اسلئے ہر عہدیدار اپنے کام کو نہایت محنت اخلاص اور دیانتداری کے جذبہ سے سرانجام دے۔ اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے تمام عہدیدار اپنے فرائض نبھائیں گے تو پھر ہی انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں گے فرمایا خدمت کے موقع حکم چلانے کیلئے نہیں دئے گئے بلکہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنے کیلئے ہیں خلیفہ وقت تو ہر جگہ پہنچ نہیں سکتا اگر عہدیدار ان اپنے فرائض انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا نہیں کریں گے تو میرے نزدیک وہ دوہرے گناہ گار ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عہدیداران کا فرض ہے کہ خلیفہ وقت کو ایک ایک بات پہنچائیں۔ فرمایا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفہ وقت کو چھوٹی چھوٹی باتیں پہنچانے سے ان کو پریشانی ہوگی اور ان کی تکلیف میں اضافہ ہوگا فرمایا میرے نزدیک یہ سب شیطانی خیال ہیں اللہ نے خلیفہ وقت کو جب ذمے دار بنایا ہے تو پھر اس کی مدد کیلئے بھی وہ تیار رہتا ہے اسلئے یہ تصور ہی غلط ہے کہ خلیفہ وقت کو تکلیف نہ دو۔ خلیفہ وقت کو خدا نے جو حوصلہ دیا ہوتا ہے کسی اور کو نہیں دیتا۔ پس اس تصور کو عہدیداران اپنے ذہن سے نکال دیں اور مجھے بھی گناہ گار ہونے سے بچائیں اور خود بھی گناہ گار ہونے سے بچیں۔

دوسری بات میں احباب جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات درست ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد خلافت سے وفا کا تعلق رکھتی ہے لیکن یاد رکھیں کہ یہ وفا کے دعوے تب ہی سچے سمجھے جائیں گے جب آپ ان دعووں کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں گے پس اگر یہ دعویٰ کیا ہے اور آپ کو خدا کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی اطاعت کریں حضور انور نے فرمایا اللہ کے حقوق ادا کریں بندوں کے حقوق ادا کریں اور جلسے میں جو نصیحتیں کی گئی ہیں ان پر عمل کریں۔ فرمایا اگر آپ جائزہ لیں گے تو دیکھیں گے جن گھروں میں نمازوں میں باقاعدگی ہے انکا خلافت کے ساتھ بھی مضبوط تعلق ہوگا اور جن گھروں میں نمازوں میں باقاعدگی نہیں ہے ان میں نظام جماعت کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔

حضور اقدس نے اپنے ایمان افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ خاص طور پر یورپ کے ممالک میں احمدیوں میں عائلی جھگڑوں میں اضافہ ہو رہا ہے اگر کوئی مرد زیادتی کرے تو جماعت اس مظلوم عورت کی مدد کرے اور اس کے حق میں قانونی چارہ جوئی بھی کرنی پڑے تو ضرور کرے مظلوم عورتیں جنہیں ان ممالک میں شادی کرنے کے بعد لاوارث کے طور پر چھوڑ دیا جاتا ہے جماعت ان کی رہائش کا انتظام کرے فرمایا جن عورتوں کی کوئی مدد نہیں کر رہا وہ براہ راست مجھے لکھیں حضور انور نے فرمایا اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں تاکہ آپ کے نیک نمونوں کی وجہ سے غیر بھی آپ کی طرف آئیں اور ان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کی توفیق ملے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اللہ سب کو عہد بیعت نبھانے کی توفیق بخشے۔

جلسہ سالانہ یوکے

جلسہ سالانہ یوکے اس ماہ 29-30-31 جولائی بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو ٹلفورڈ اسلام آباد کی بجائے بمقام Rushmoor Arena Aldershot میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ جلسہ کی غیر معمولی کامیابی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و تندرستی اور مہمانان کرام کے سفر و حضر میں بخیر و عافیت کیلئے احباب کرام دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (ادارہ)

منظوری سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ خدام واطفال کی آگاہی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کو مورخہ 20-21-22 ستمبر بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے الحمدللہ۔ جملہ خدام واطفال ابھی سے اس کی تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ نومبائعین خدام سے بھی کثرت سے شرکت کی اُمید کی جاتی ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ہندوستان ۱۹۹۱ء کے موقعہ کی تصاویر برائے "سوونیئر خلافت جوبلی" دفتر کو درکار ہیں۔ جن احباب کے پاس حضور انور کے سفر دہلی، قادیان وغیرہ کی تصاویر ہوں براہ مہربانی دفتر اصلاح و ارشاد میں بھجوا دیں تا ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ امید ہے احباب جماعت ضرور تعاون فرمائیں گے۔

قبل ازیں بذریعہ سرکلر مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز وغیرہ کی تصاویر بھجوانے کے لئے بھی لکھا جا چکا ہے۔ اس تعلق سے بھی کارروائی کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL
JEWELLERS
Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

گمشدہ رسید بک

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت واحباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے اجراء کردہ 6 عدد رسید بکیں گم ہو گئی ہیں جنکے نمبر درج ذیل ہیں 2434,2435,2436,2437,2438,2439 لہذا ان رسید بکوں پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے۔

اگر کسی دوست کو اس کے متعلق کوئی معلومات ملیں تو دفتر خدام الاحمدیہ کو فی الفور اطلاع دیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مقابلہ مقالہ نویسی مجلس انصار اللہ بھارت

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔امسال انعامی مقالہ کا عنوان ’’نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ تجویز کیا گیا ہے مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔انعام اول 1000 روپے انعام دوم 700 روپے اور انعام سوم 500 روپے ہے۔

مقالہ دفتر انصار اللہ بھارت میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31 اگست ہے۔ ناظمین حضرات وزعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اراکین کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں۔ (قائد تعلیم)

درخواست دُعا

مندرجہ ذیل احباب اعانت بدر ادا کرتے ہوئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

منصور احمد صاحب۔چنتہ کنٹہ دینی ودنیاوی ترقیات صحت وتندرستی کیلئے۔

لئیق احمد صاحب چنتہ کنٹہ اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں صحت وتندرستی کیلئے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے۔

اقبال احمد کنڈر چھوٹے بھائی اکبر احمد صاحب کی شادی بابرکت ہونے کیلئے۔

امیر احمد صاحب ورکوری اللہ تعالیٰ بچے کی شادی باعث برکت کرے نیز صحت تندرستی کاروبار میں ترقی کیلئے۔

محمود احمد صاحب بابو چنتہ کنٹہ اللہ تعالیٰ بچی کا رشتہ باعث برکت کرے صحت تندرستی کاروبار میں برکت کیلئے

لئیق احمد صاحب وقار آباد اہل وعیال کی صحت تندرستی کیلئے۔

محمود احمد صاحب رفیع والدہ کی صحت کاملہ اور والد صاحب کی مغفرت کیلئے

طارق بشیر صاحب چنتہ کنٹہ انجینئر کے پہلے سال کے سالانہ امتحان میں اعلیٰ کامیابی کیلئے

عبدالقدیر صاحب چنتہ کنٹہ اپنی اہل وعیال کی صحت کیلئے

بشیر احمد صاحب طاہر والدین کی صحت وتندرستی روشن مستقبل کیلئے۔

رفیق احمد صاحب جے اہل وعیال کی صحت تندرستی کیلئے بچوں کے روشن مستقبل کاروبار میں ترقی کیلئے۔

شفیق احمد صاحب جے اہلیہ وبچوں کی صحت وتندرستی کاروبار میں ترقی کیلئے۔

مکرم مولوی شیخ ریاض صاحب سنی دینی دنیاوی روحانی جسمانی ترقیات کیلئے۔

مکرم مولوی شریف خان صاحب مبلغ چنتہ کنٹہ صحت تندرستی مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے۔

الیاس احمد صاحب چنتہ کنٹہ اہلیہ امید سے ہے بسہولت فراغت کیلئے نیز صالح خادم دین نرینہ اولاد کیلئے۔

محمد عبدالعزیز صاحب چنتہ کنٹہ اہل وعیال کی صحت وسلامتی بچوں کے روشن مستقبل کیلئے۔

محمود احمد صاحب بابو بچی امید سے ہے بسہولت فراغت اور صحت مند صالح نرینہ اولاد کیلئے۔

عبدالکریم صاحب بابر چنتہ کنٹہ صحت وسلامتی کاروبار میں ترقی برکت کیلئے۔

اقبال احمد صاحب ڈمان اپنی اہل وعیال کی صحت تندرستی بچوں کے روشن مستقبل کیلئے۔

وسیم احمد صاحب جے دینی دنیاوی ترقیات بچوں کے روشن مستقبل اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے۔

اعلان نکاح

عزیزہ شکیلہ جبیں بنت گل محمد شاہ صاحب ساکن بھدرک اڑیسہ کا نکاح عزیز حسین خان ابن محسن خان صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ (چالیس ہزار ایک صد گیارہ) روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک نے ۹ نومبر ۲۰۰۴ کو پڑھا اسی دن رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔(گل محمد شاہ)

☆۔عزیز عامر احمد زاہد کارکن احمدیہ شفاخانہ قادیان ابن مکرم فرید احمد صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الودود بتول بنت محمد انور صاحب آف دیورورگ کرناٹک کے ساتھ مبلغ اکتیس ہزار ایک روپیہ حق مہر پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مورخہ 27.12.04 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (فرید احمد امروہی قادیان)

اعلان ولادت

مکرم شیخ کریم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اراڈ پلی کو شادی کے لمبے عرصہ کے بعد اللہ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 15.3.05 کو ایک بیٹے سے نوازا ہے بچہ کمزور ہے اس کی صحت وسلامتی لمبی عمر صالح خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر پچاس روپے۔ (عبدالمناف معلم وقف جدید بیرون)

دعائے مغفرت

● افسوس میرا بیٹا عزیز عبدالغالب بعمر ۱۷ سال واقف نو مورخہ 11.6.05 کو دریائے بیاس میں ڈوب گیا عزیز کی خواہش واصرار پر گھر والے پکنک پر گئے تھے۔باوجود بہت تلاش کے اس وقت لاش نہ مل سکی اسی وقت محکمہ پولیس کو بھی مطلع کیا گیا۔محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے خدام کی ڈیوٹی لگائی جنہوں نے مسلسل پانچ دن لاش تلاش کرنے کی کوشش کی بالآخر پانچویں دن پولیس والوں نے ایک جگہ پر ایک لاش دیکھنے پر قادیان میں اطلاع بھجوائی۔چنانچہ فوری طور پر وہاں پہنچ کر کافی تلاش کے بعد لاش ملی۔اسکی شناخت وتصدیق ہونے پر ضابطہ کی کاروائی کے بعد 16.6.05 کو لاش قادیان لائے اور حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ نے عزیز کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔قریب دو ماہ قبل اسکی والدہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئی تھیں۔اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے۔اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالرحمان نسیم بنگالی قادیان)

● افسوس مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بنگلور ایک ماہ کی علالت کے بعد ۲۸ جنوری بروز جمعہ وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۷۳ سال کے قریب تھی آپ مکرم موسیٰ رضیٰ صاحب مرحوم کے پوتے، مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کرناٹک کے تایازاد بھائی تھے۔آپ لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بنگلور کی خدمت کی سعادت پاتے رہے۔

مرحوم بہت ملنسار،خوش اخلاق،مہمان نواز مرکزی نمائندگان کی بے حد قدر کرنے والے امارت کے مطیع اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت محبت کرنے والے،صوم وصلوٰۃ کے پابند غریب فطرت تھے۔مریضوں کی عیادت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے پڑھائی اور بنگلور میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ (ادارہ)

● مکرم آدم صاحب آف شاہجہانپور مورخہ 29.1.04 کو وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اطراف واکناف کی جماعتیں آپ سے ہر مسئلہ پر تعاون حاصل کرتی تھیں دیگر مذاہب کے لوگوں سے بھی آپ کے تعلقات بہتر تھے مرحوم تہجد گذار صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے مرحوم کے انتقال کی خبر کئی اخباروں نے شائع کی شہر کے معزز افراد کے علاوہ کثیر تعداد میں ہر مذہب کے ماننے والے تعزیت کیلئے تشریف لائے مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ ۳ لڑکے ۴ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے ایک لڑکی کی شادی ہونا باقی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطاء کرے اور ان کی اولاد کو نیک صالح جماعت کا خادم بنائے۔

● خاکسار کی والدہ محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم فرحت اللہ صاحب مورخہ 16.3.05 کو وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں امانتاً حیدر آباد میں دفن کیا گیا مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں تہجد گذار مرکز کے نمائندوں کا احترام کرنے والی نیک سیرت وفطرت تھیں خاندان ودیگر افراد میں بہت مقبول تھیں اپنے بچوں کے علاوہ غیر احمدی لڑکے لڑکیوں کو آخر دم تک قرآن کریم اور دین کی تعلیم سے آراستہ کرتی رہیں۔

اسی طرح جلسہ سالانہ پر بار بار آنے کا شوق رکھتی تھیں ان کو سنائی بہت کم دیتا تھا خاکسار نے ایک دفعہ ان سے کہا کہ آپ کو سنائی نہیں دیتا پھر یہ جذبہ تو مسکرا کر کہنے لگیں اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہیں ان کی مستحق ہونا چاہتی ہوں سنائی نہیں دیتا تو کیا ہوا

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطاء کرے اور ہم تمام افراد خاندان بالخصوص مکرم والد صاحب کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین۔(محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ شاہجہانپور یوپی)

● افسوس محترم محمد صادق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ حال مقیم حیدر آباد اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف تادم آخر محنت کے عادی تھے دوران ملازمت اور فراغت کے بعد بھی روزانہ صبح فجر کے بعد قرآن مجید کی کلاس لگاتے اور بچوں کو نماز قرآن سکھاتے تھے۔موصوف ایک لمبا عرصہ جماعت جڑچرلہ کے صدر رہے نہایت ہی شفیق نرم طبیعت بزرگ تھے جماعتی علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے قرآن مجید کی بلاناغہ تلاوت کرتے، پنجوقتہ نمازی تہجد گزار اور بہت ہی دعا گو انسان تھے۔

موصوف کے سوگواروں میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں ایک بیٹا دو بیٹیاں معذور ہیں موصوف ہمیشہ اپنے ان بچوں کی حوصلہ افزائی،دلجوئی اور حتی الامکان خدمت کرتے آپ نے بڑی محنت وکوشش کر کے اپنے بیٹے کا تابوت بہشتی مقبرہ قادیان میں جلسہ سالانہ 2004 کے موقع پر منتقل کروایا۔مورخہ 24.4.05 کو اپنی پوتی کی شادی میں ہر کام خود کیا اور کروایا اور 26.4.05 کی صبح صحت مند زندگی گزار کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے مرحوم کی عمر قریب 85 سال تھی۔

مرحوم کی اہلیہ محترمہ بھی کچھ عرصہ سے بینائی ختم ہونے کی وجہ سے معذور ہو گئی ہیں تمام سوگوار اہل وعیال ولواحقین کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے نیز مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔(محمد انور احمد انسپکٹر وصایا قادیان)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15610 میں احمد شافی [illegible] ولد پی ایم احمد حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ [illegible] عمر 30 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ مانگاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31.1.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری غیر منقولہ جائیداد 20 سینٹ زمین ہے جو کہ بمقام کروناگاپلی ضلع کوئلون [illegible] میری [illegible] ہے۔ میری منقولہ جائیداد ہیرو ہونڈا پاشن موٹر سائیکل 2002 ماڈل کی ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 20000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 17000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد یو کے محمد یوسف　　العبد [illegible] شافی　　گواہ شد [illegible]

وصیت نمبر 15611 میں مبارک احمد ڈار ولد [illegible] طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد اسماعیل طاہر　　العبد مبارک احمد ڈار　　گواہ شد باسط رسول ڈار

وصیت نمبر 15612 میں طاہر احمد بیگ ولد محمد اکبر بیگ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۰۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام نبی نیاز　　العبد طاہر احمد بیگ　　گواہ شد عبدالحمید ٹاک

وصیت نمبر 15613 میں عاشق حسین غنائی ولد بشیر احمد غنائی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد قریشی انعام الحق　　العبد عاشق حسین غنائی　　گواہ شد مبارک احمد امینی

وصیت نمبر 15614 میں زاہدہ بیگم زوجہ نواب خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 10,000 روپے۔ زیور طلائی ۲۲ کیرٹ پانچ گرام اندازاً قیمت -/3000 روپے۔ نقد رقم 40,000 روپے۔ خاوند مرحوم کی جائیداد سے خاکسار کو کچھ نہیں ملا۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد رفیق احمد مالاباری　　الامۃ زاہدہ بیگم　　گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15615 میں سمیرا راشدہ بنت مکرم رفیق احمد مالاباری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 15000 امریکن ڈالر بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی ایک ہار مع زنجیر و لاکٹ وزن 25.380 گرام۔ 22 کیرٹ قیمت 11610.00، ایک جوڑی ٹاپس 10.900 گرام 22 کیرٹ قیمت 5000.00 دو انگوٹھیاں 7.550 گرام 22 کیرٹ قیمت -/3640 کل قیمت -/20250 میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ فروری 05 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد رفیق احمد مالاباری　　الامۃ سمیرا راشدہ　　گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15616 میں عبدالرحمٰن شیخ ولد شیخ عبدالحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت جون 1996ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-02-05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موضع اترا اوم پور مغربی بنگال میں ایک رہائشی مکان نو بسوا نمبر خسرہ 108/1100/87R جس کی موجودہ قیمت تقریباً 1,50,000 روپے ہوگی۔ تنخواہ بصورت ملازمت صدر انجمن وقف جدید بیرون 2815 روپے ماہوار ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ /2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد قریشی انعام الحق　　العبد عبدالرحمٰن شیخ　　گواہ شد کلیم احمد شاہد

وصیت نمبر 15617 میں سلیمہ بی بی زوجہ عبدالرحمٰن شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت جون 1996، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-02-05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ حق مہر صرف 95 روپے تھا جو وصول ہو چکا ہے زیور اس [illegible] بیماری پر فروخت ہو چکا ہے۔ والدین حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی والدین بیر بھوم بنگال میں مقیم ہیں۔ کچھ اراضی اور رہائشی مکان ہے جس کی تفصیل [illegible] اس کا 1/10 حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کی پابند ہوں۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ [illegible] اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد [illegible] (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن [illegible] قادیان، [illegible] کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد قریشی انعام الحق　　الامۃ سلیمہ بی بی　　گواہ شد عبداللہ جلال الدین

وصیت نمبر 15618 میں حامدہ مبارکہ زوجہ حفیظ احمد الہ دین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20.4.71 پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ گیارہ ہزار روپے۔ زیورات طلائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نکلس 23 کیرٹ 15.430G کانٹے 9.120G چینی 12.100G انگوٹھی 22 کیرٹ 4.900G انگوٹھی 23 کیرٹ 5.430G بالیاں ایک جوڑی 5.780G کوکا 23 کیرٹ 0.450G لچھہ 22 کیرٹ 7.000G میزان وزن 60.210 زیورات نقرئی چینی 18.000G چینی 27.600G نکلس کانٹے انگوٹھی 31.000G انگوٹھی دو 6.000G پائل 24.750G میزان وزن 107.350G اس کے علاوہ اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد حفیظ احمد الہ دین مبلغ سلسلہ　　الامۃ حامدہ مبارکہ　　گواہ شد محمد نعمان دہلوی

وصیت نمبر 15619 میں ابرار احمد خان ولد عبدالمجید خان قوم احمدی مسلمان پیشہ بے روزگار عمر 65 سال تاریخ بیعت دسمبر 1991 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موضع فیروزآباد رام گڑھ روڈ گلی نمبر ۵ میں ایک پلاٹ چھ صد مربع فٹ جس کا خسرہ نمبر 6062 364/367R ہے جس کی قیمت تقریباً 40,000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ یہ کل پلاٹ 1200 مربع فٹ کا ہے جسمیں سے نصف پلاٹ میری اہلیہ کے نام ہے۔ جو خود بھی موصیہ ہیں۔ اسکے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مبارک احمد امینی　　العبد ابرار احمد　　گواہ شد قریشی انعام الحق

وصیت نمبر 15620 میں حفیظ احمد الہ دین ولد بشیر الدین الہ دین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 14.01.67 پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ، قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01.02.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3306 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شریف احمد　　العبد حفیظ احمد الہ دین　　گواہ شد محمد لقمان دہلوی

وصیت نمبر 15621 میں راضیہ تسنیم بنت عبدالکریم ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عطاء العلیم ملکانہ　　الامۃ راضیہ تسنیم　　گواہ شد عبدالشکور ملکانہ

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عندہ اللہ ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

بقیہ: دورہ مشرقی افریقہ از صفحہ 16

پیش کئے۔

حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا۔اس ہسپتال میں پہلے الٹرا ساؤنڈ کی سہولت نہیں تھی اب پہلی بار یہاں الٹرا ساؤنڈ کی ایک نئے ماڈل کی مشین مہیا کی گئی ہے۔حضور انور نے فیتہ کاٹ کر اس کا افتتاح فرمایا اور اپنے دست مبارک سے الٹرا ساؤنڈ مشین کو ON کیا اور ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ پر مشین کا استعمال بھی فرمایا۔حضور انور نے مشین اور اس کی سروس کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کا بھی معائنہ فرمایا اور اس میں نصب مشینوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے ڈاکٹر رفیع احمد صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ”ڈاکٹر صاحب ایسے اچھے سرجن ہوں گے کہ علاقہ یاد کرے گا۔“

حضور انور نے Private Rooms ، Laboretory اور Dental Section کا بھی معائنہ فرمایا۔اور نئی ڈینٹل چیئر لینے کی ہدایت فرمائی۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خوبصورت بورڈ انگریزی میں لکھ کر ہر شعبہ کے دروازہ پر لگوائیں۔

احمدیہ ہسپتال Kihonda کے معائنہ کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے ڈاکٹر صاحب کی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا اور بعض امور کے بارہ میں ہدایات دیں۔

طلباء جامعہ احمدیہ سے خطاب

ڈاکٹر صاحب کے گھر کے ایک حصہ میں جامعہ احمدیہ مورو گورو کے طلباء نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔حضور انور نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ انگریزی زبان بھی سیکھیں اور اردو زبان بھی سیکھیں۔حضور انور نے فرمایا جن طلباء کی خواہش ہے کہ وہ یہاں کا کورس مکمل کرنے کے بعد مزید سات سال کا کورس کر کے باقاعدہ مبلغ بن سکیں تو ایسے طلباء جو ذہین اور ہوشیار ہوں گے اور ان کو انگریزی اور اردو اور کسی حد تک عربی زبان آتی ہوگی تو ہم ان کے انتظام کی کوشش کریں گے کہ وہ باہر کے کسی ملک کے جامعہ میں مزید پڑھ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کے لئے معلم بننے کے لئے پیش کیا ہے اس لحاظ سے آپ کو اپنی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور پڑھائی کی طرف توجہ دینی چاہئے کیونکہ اب آپ عام احمدی نہیں رہے۔آپ نے وقف کر کے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر، آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔اب دنیاوی خواہشات ختم ہو جانی چاہئیں۔صرف ایک خواہش رہنی چاہئے کہ ہم نے دین میں ترقی کرنی ہے، روحانیت میں ترقی کرنی ہے۔دینی تعلیم حاصل کرنی ہے اور جماعت کی خدمت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ اس سوچ کے ساتھ پڑھیں گے، دین کی خدمت کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کے سب مسائل حل کر دے گا۔حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ دوسروں کو دیکھ کر یہ خیال آجاتا ہے کہ فلاں مالی لحاظ سے ہم سے بہتر ہے اور ہم کمزور ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ خیال نہیں آنا چاہئے۔مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔حضور انور نے آخر پر فرمایا: کہ خاص طور پر سب سے ضروری چیز نمازوں کی ادائیگی ہے۔دعاؤں پر زور دیں، تہجد اور نوافل پر زور دیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ توفیق دے کہ آپ انشاء اللہ یہاں سے اعلیٰ معیار کے مبلغ بن کر نکلیں۔

اس کے بعد حضور ... مبلغ ... جن کی تعداد 21 تھی شرف مصافحہ بخشا۔اس کے بعد حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس مورو گورو تشریف لے آئے۔

مسجد اور مشن ہاؤس مورو گورو کے مین گیٹ کے باہر چوراہے پر Vodacom موبائل فون کمپنی کی طرف سے 6 x 12 میٹر کا ایک Advertisement Board لگایا ہوا ہے۔اس بورڈ پر اسی سائز کا ایک بینرز تیار کر کے لگایا گیا تھا جس پر حضور انور کے استقبال کے لئے خیر مقدمی کلمات درج تھے۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں یہ بینرز لگانے کی اجازت حاصل کر لی گئی تھی؟ جس کے جواب میں منتظمین نے بتایا کہ باقاعدہ متعلقہ محکمہ سے اجازت حاصل کی گئی تھی۔یہ بینرز سائز میں بہت بڑا ہونے کی وجہ سے دور سے نظر آتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ تنزانیہ کے ساتھ میٹنگ

احمدیہ مشن ہاؤس مورو گورو میں چھ بجکر پچیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ تنزانیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے باری باری تمام شعبہ جات کے سیکرٹریان سے ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو تفصیلی ہدایات سے نوازا۔اور آئندہ کے پروگراموں، پلاننگ اور منصوبہ بندی کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے ان کے سالانہ بجٹ، چندوں اور مالی قربانی کے معیار کا بھی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور انہیں توجہ دلائی کہ اپنے مالی قربانی کے معیار کو بڑھائیں۔ایک عام ملازم کی جو ماہانہ آمد ہے اس کے مطابق اگر کم سے کم معیار پر بھی چندہ کی ادائیگی ہو تو آپ کا بجٹ دوگنا ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو تعلیم دیں۔انہیں ایجوکیٹ (Educate) کریں اور چندہ کی اہمیت بتائیں۔قرآن کریم میں نمازوں کے حکم کے بعد مالی قربانی کا حکم ہے، چندہ کی ادائیگی کا حکم ہے۔فرمایا چندہ کی ادائیگی ایمان میں زیادتی کا موجب بنتی ہے۔

حضور انور نے شعبہ تبلیغ، تربیت، تعلیم، وقف نو، امور عامہ اور سمعی بصری اور جائیداد کو بھی تفصیلی ہدایات دیں اور ہر معاملہ میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے خصوصی طور پر شعبہ رشتہ ناطہ کا قیام فرمایا اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔حضور انور نے تنزانیہ میں ریڈیو سٹیشن کے قیام کا جائزہ لینے کے بارہ میں ہدایت فرمائی۔شعبہ زراعت کا بھی حضور انور نے قیام فرمایا اور Farming کے بارہ میں بعض انتظامی فیصلے فرمائے اور ہدایات دیں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ رات آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ مسجد مورو گورو میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ ہوٹل Oaisis تشریف لے گئے۔اسی ہوٹل میں جماعت کی طرف سے ایک Reception (تقریب عشائیہ) کا اہتمام کیا گیا تھا۔

تقریب عشائیہ

اس تقریب عشائیہ میں درج ذیل شخصیات شامل ہوئیں۔ آنریبل ریجنل کمشنر، آنریبل ڈپٹی منسٹر فار کمیونٹی ڈویلپمنٹ، Gender اینڈ چلڈرن، لارڈ میئر مورو گورو، ریجنل چیئرمین CCM (رولنگ پارٹی)، ڈائریکٹر آف مورو گورو میونسپل کونسل، ریجنل پروٹوکول آفیسر، میونسپل میڈیکل آفیسر، آنریبل ... ممبر آف پارلیمنٹ، اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ... ریجنل ٹریفک پولیس آفیسر اور ریجنل ... TCL ... زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل ہوئیں۔

مہمان خواتین کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ان خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے ساتھ کھانا تناول کیا اور حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔

اس تقریب عشائیہ کا آغاز رات نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد مورو گورو جماعت کے صدر Mr.Kalema نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور جماعت اور خلافت احمدیہ کے ساتھ وفاداری کا عہد کیا اور حضور انور کی خدمت میں جماعت کے لئے استقامت کی دعا کی درخواست کی۔اس کے بعد صدر صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔

اس کے بعد ڈسٹرکٹ کمشنر کے نمائندہ نے شہر کے معززین کا تعارف حضور انور سے کروایا۔اس تعارف کے بعد میئر آف مورو گورو نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کی خدمات کی تعریف کی۔میئر موصوف نے حضور انور کی خدمت میں مورو گورو میونسپلٹی کی طرف سے تحائف پیش کئے۔جس میں مورو گورو میونسپلٹی کا مونوگرام بھی شامل تھا۔

میئر کے بعد ڈپٹی منسٹر برائے Community Develoment Gender and Children نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔انہوں نے بتایا کہ جب 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ یہاں تشریف لائے تھے تو وہ حضور انور سے بھی ملی تھیں۔انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ اور حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ کے بارہ میں تعریفی کلمات کہے اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔ڈپٹی منسٹر نے خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ تنزانیہ کا اختتامی خطاب کا حوالہ دیا جس میں حضور انور نے امن، محبت اور اتحاد کا پیغام دیا تھا۔انہوں نے کہا کہ تنزانیہ ایک سیکولر ملک ہے جس کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ہر مذہب کے لوگ آزاد ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کریں اور اپنے عقیدہ کی حفاظت کریں۔ڈپٹی منسٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور حضور سے درخواست کی کہ وہ دعا کریں کہ اس سال اکتوبر میں ہونے والے انتخابات پُر امن طور پر انجام پائیں۔

ڈپٹی منسٹر کی تقریر کے بعد آنریبل ریجنل کمشنر Mr.Stephen Mashishaja نے اپنی تقریر میں مورو گورو ریجن کا تعارف پیش کیا اور دلچسپ معلومات فراہم کیں۔انہوں نے احمدیہ میڈیکل سنٹر کی خدمات کو سراہا اور جماعت کو اپنی خدمات وسیع کرنے کی درخواست کی۔اپنے خطاب میں ریجنل کمشنر نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے افراد ان کی ریجن کے بہترین لوگوں میں سے ہیں جو پُر امن شہری ہیں اور حکومت کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھتے ہیں۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ وہ یہ بات اس لئے نہیں کہہ رہے کہ حضور یہاں موجود ہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔انہوں نے پیشکش کی کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو وہ حضور کو مورو گورو میں ایک رہائشی پلاٹ تحفہ کے طور پر دینے کو تیار ہیں۔آخر پر موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

ریجنل کمشنر کے خطاب کے بعد حضور انور نے معززین شہر اور حکومتی افسران کا شکریہ ادا کیا اور ریجنل کمشنر کی طرف سے حضور انور کو مورو گورو میں پلاٹ دینے کی پیشکش پر شکریہ ادا کیا۔اور فرمایا کہ مغربی افریقہ میں بورکینافاسو کے پرائم منسٹر نے ملاقات کے بعد مجھ سے کہا کہ میں اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد بورکینافاسو میں قیام کروں۔حضور انور نے فرمایا کہ اس پر میں نے اسے کہا کہ میرے عہدہ میں کوئی ریٹائرمنٹ نہیں ہے، جب تک زندہ ہوں اپنی کمیونٹی کے لئے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔بعد ازاں حاضرین نے کھانا تناول فرمایا جس کے بعد رات 10:30 بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

15 مئی بروز اتوار 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد مورو گورو میں پڑھائی۔آج پروگرام کے مطابق مورو گورو سے ڈوڈومہ (Dodoma) کے لئے روانگی تھی۔مورو گورو سے ڈوڈومہ کا فاصلہ 300 کلو میٹر ہے۔8:30 بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔حضور انور نے اس موقع پر موجود مورو گورو جماعت کے عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔

Chalinze میں مسجد کا افتتاح

مورو گورو سے 250 کلومیٹر کے فاصلہ پر Chalinze کے مقام پر نئی تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔حضور انور دس بجکر پچاس منٹ پر احمدیہ مسجد Chalinze پہنچے یہاں کی ساری جماعت نومبائعین پر مشتمل ہے۔احباب جماعت مرد وخواتین، بچوں، بوڑھوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔جماعتی عہدیداران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔اس کے بعد حضور انور مسجد میں تشریف لے گئے اور مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں اس علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ Hon.Hezekiah V.N Chibulunje جو کہ Deputy Minister of Cooperatives & Marketing بھی موجود تھے۔انہوں نے حضور انور کو اپنے علاقہ میں آمد پر خوش آمدید کہا اور جماعت کی تعریف کی اور کہا کہ ہم باہم ملکر کام کر رہے ہیں۔حضور انور کا ہمارے علاقہ میں آنا ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔حضور انور نے ڈپٹی منسٹر سے اس علاقہ میں تعلیمی وطبی سہولیات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔منسٹر نے بتایا کہ لوکل کمیونٹی اور حکومت کی مدد سے ایک سیکنڈری سکول ابھی کھولا گیا ہے۔کلاسز شروع ہو چکی ہیں۔

مسجد کے ساتھ ہی جماعت نے ایک ہینڈ پمپ لگوایا ہے جس کے پانی سے اردگرد کی آبادی مستفید ہو رہی ہے۔حضور انور نے اس نلکے کا پانی بھی چکھا اور پھر اس پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ کروانے کی ہدایت بھی فرمائی۔نیز ٹیوب ویل کی منظوری عطا فرماتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی کہ کھدوائی زیادہ گہرائی تک کروائی جائے اس سے میٹھے اور صاف پانی کے حصول کا زیادہ امکان ہے۔

ڈوڈومہ میں ورود مسعود

گیارہ بجکر دس منٹ پر یہاں سے آگے ڈوڈومہ کے لئے روانگی ہوئی۔یہاں سے ڈوڈومہ کا فاصلہ 50 کلو میٹر ہے۔قریباً پونے بارہ بجے حضور انور ڈوڈومہ پہنچے۔جب حضور انور کینیا سے تنزانیہ پہنچے تھے تو ایئر پورٹ پر VIP لاؤنج میں نیشنل اسمبلی کے سپیکر حضور انور سے ملے تھے اور انہوں نے حضور انور سے درخواست کی تھی کہ جب حضور ڈوڈومہ آئیں تو ان کے گھر قیام کریں۔حضور انور نے

ان سے ان کے گھر آنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ ڈڈومہ پہنچنے کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور سب سے پہلے سپیکر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ یہاں Dodoma کے میئر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ڈڈومہ ریجن کے مبلغ غلام مرتضیٰ صاحب نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ میئر نے حضور انور کو ایک روایتی چادر پہنائی۔ Dodoma شہر ملک تنزانیہ کا دارالحکومت بن رہا ہے۔ دارالسلام سے گورنمنٹ کے دفاتر اور سرکاری محکمے آہستہ آہستہ یہاں منتقل ہو رہے ہیں۔

ڈڈومہ کے دارالکومت بننے کے تعلق میں حضور انور نے میئر کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے سپیکر کے گھر کچھ دیر قیام فرمایا اور دوپہر کا کھانا یہاں تناول فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش New Dodoma Hotel تشریف لے آئے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد ڈڈومہ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور کے استقبال کے لئے بعض غیر از جماعت مہمان بھی آئے ہوئے تھے۔ نمازوں کے بعد حضور انور ان مہمانوں کی طرف تشریف لے گئے۔ پریس، میڈیا کے لوگ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اس کے بعد حضور انور خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

مبلغین تنزانیہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مبلغین کرام تنزانیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے تفصیل کے ساتھ گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کا ریجن وائز اور علاقہ وائز جائزہ لیا۔ نو مبائعین سے رابطہ اور ان کو سنبھالنے کے بارہ میں جائزہ لیا اور اس سلسلہ میں ہونے والے نقصان اور مبلغین کو ان کی کمزوریوں کی طرف غیر معمولی طور پر توجہ دلائی۔ اور تمام مبلغین کو اپنے اپنے علاقہ کی تمام جماعتوں سے رابطہ اور دورہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ آپ کا اپنی ہر جماعت سے مستقل رابطہ رہنا چاہئے۔ حضور انور نے بہت سے انتظامی معاملات کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ سات بجے ختم ہوئی۔ میٹنگ کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس میں مبلغ سلسلہ ڈڈومہ ریجن غلام مرتضیٰ صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

سوا سات بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ ڈڈومہ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد میں موجود تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

استقبالیہ تقریب

اس کے بعد حضور انورؑ New Dodoma Hotel تشریف لے آئے۔ اسی ہوٹل میں جماعت کی طرف سے ایک Reception (تقریب عشائیہ) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں درج ذیل شخصیات شامل ہوئیں۔ ڈڈومہ ریجن کے میئر، ڈڈومہ ریجن کے D.C، قائمقام ریجنل کمشنر، ریجنل ایڈمنسٹریٹر سیکرٹری، O.C.S سنٹرل پولیس، چار کونسلر، تین ٹی وی چینلز ITV، T.TV اور Channal Ten کے نمائندے، Mwangaza ریڈیو کا نمائندہ، اس کے علاوہ بارہ جرنلسٹ، چیئرمین سکھ کمیونٹی اور چیئرمین برائے مسلم حقوق کے نمائندہ شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل ہوئیں۔

مہمان خواتین کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ ان خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے ساتھ کھانا تناول کیا اور حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حاضرین نے کھانا تناول فرمایا۔ اس تقریب کے آخر پر میئر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں حضور انور کی یہاں آمد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایسے لوگ جہاں سے بھی گزرتے ہیں وہاں پیار ومحبت بکھیرتے ہیں۔ آج ہم نے حضور انور کے وجود سے بہت برکت پائی ہے۔ اب میں احمدیت کو سمجھنے لگا ہوں۔ آپ جب تک یہاں ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ میں سب کا شکرگزار ہوں کہ آپ اتنے عظیم رہنما کو ہمارے پاس لے کر آئے ہیں۔

پریس میڈیا کے نمائندگان سے ملاقات

اس کے بعد پریس، میڈیا کے نمائندگان کے سوالات کے جوابات حضور انور نے عطا فرمائے۔ اس سوال کے جواب میں کہ اسلام میں بہت سے فرقے ہیں اب ایک آپ کا بھی ہے۔ آپ باقیوں کے ساتھ کیوں نہیں ملتے بجائے علیحدہ بنانے کے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ کہ عیسائیوں کے بھی بہت فرقے ہیں۔ اس طرح اسلام میں بھی ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ اسلام میں فرقوں کی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہم نے آنے والے مسیح ومہدی کو مانا ہے جب کہ دوسرے ابھی انتظار کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے آنے والے مہدی کی نشانی یہ بھی بتائی تھی کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ حضور انور نے تفصیل کے ساتھ حدیث کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت یہ گرہن لگا اور یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ مذہب کے نام پر ظلم کرنا، دہشت گردی اور معصوموں کی جان لینا یہ سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہر مذہب کے ماننے والے اپنی بنیادی تعلیمات کے مطابق عمل کریں، ایک خدا کی عبادت کریں، آپس میں امن اور محبت سے رہیں تو پھر معاشرہ میں، ہر ملک میں امن ہوگا اور دنیا میں امن ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ڈڈومہ کے بارہ میں، میں ابھی کچھ بتا نہیں سکتا کیونکہ آج دوپہر کو پہنچا ہوں اور اپنی رہائشگاہ ہوٹل سے مسجد تک آیا ہوں۔ ابھی علاقہ دیکھا نہیں ہے۔

رات 10:30 بجے یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

16 رمئی بروز سوموار 2005

نماز فجر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد احمدیہ ڈڈومہ میں پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق ڈڈومہ سے دارالسلام کیلئے براستہ موروگورو روانگی تھی۔ نو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کیلئے آنے والے احباب اور جماعتی عہدیداران کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور ڈڈومہ سے موروگورو کیلئے روانگی ہوئی۔ تین صد کلو میٹر کے اس سفر کے بعد پونے ایک بجے حضور انور موروگورو پہنچے جہاں مقامی جماعت نے OAISIS HOTEL میں کچھ دیر قیام اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

پونے تین بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد موروگورو میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد موروگورو سے دارالسلام کیلئے روانگی ہوئی۔ دو صد کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد پانچ بجے دارالسلام آمد ہوئی۔ حضور انور اپنی قیامگاہ ہوٹل MOVIN PICK تشریف لے گئے۔

چھ بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس دارالسلام تشریف لائے اپنے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتر میں ملاقاتیں فرمائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ تنزانیہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے لجنہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور انہیں ہر شعبہ کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔

اس کے بعد معلّمین تنزانیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے معلّمین کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ہدایت دی کہ آپ نے نو مبائعین سے رابطہ بحال کرنے ہیں اور ان کو اپنے نظام میں شامل کرنا ہے۔ اپنے اپنے علاقہ کی تمام جماعتوں کے دورے کریں۔ اپنے اندر نئی روح پیدا کریں اور کام کریں۔ حضور انور نے معلّمین کی ضرورتوں اور بہت سے انتظامی معاملات کا جائزہ لیا اور موقع پر تفصیلی ہدایات دیں۔

میٹنگ کے بعد حضور انور نے معلّمین کو قلم عطا فرمائے۔ اس کے بعد ان معلّمین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے ''مسجد سلام'' (دارالسلام) میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج کا دن تنزانیہ میں قیام کا آخری دن تھا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

امریکہ انصاف کے ''دوہرے اصول'' پر گامزن

'ایک طاقتور ملک اپنے اور اپنے دوستوں کیلئے ایک اصول بنائے اور دوسروں کیلئے اُس سے الگ اصول مقرر کر لے یہ کہاں کا انصاف ہے میری مراد امریکہ سے ہے تمام دنیا کے انسان بحیثیت انسان ایک جیسے ہیں سب میں ایک ہی طرح کا خون دوڑ رہا ہے لہٰذا ہماری نظر میں ایک امریکی ایک برطانوی ایک چینی ایک ہندوستانی ایک پاکستانی ایک عراقی ایک افغانستانی ایک فلسطینی سب کا خون ایک جیسا ہے اور یکساں قابل احترام ہے لیکن اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ امریکہ جو کہ سپر پاور ہے بعض معاملات میں من مانی کرتا ہے اور اپنے مفاد کے پیش نظر بعض اوقات تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر فیصلہ کرتا ہے اگر امریکہ میں خودکش حملہ ہو جائے تو کہرام مچ جاتا ہے اور اسقدر اس کی چرچا کی جاتی ہے کہ امریکہ کا سارا میڈیا دن رات اپنی نشریات میں اس کا پروپیگنڈا کرتا ہے۔

اس کے برعکس عراق میں امریکہ کی فوج اور اس کی قائم کردہ حکومت کی موجودگی میں جو قتل وغارت ہو رہی ہے اور جو بھیانک خونی ہولی کے مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں وہ امریکہ کو نظر نہیں آرہے ہیں کیونکہ دونوں طرف مسلمان کا خون بہہ رہا ہے مرنے والی عراقی پولیس اور عوام دونوں ہی مسلمان ہیں وہ خودکش بموں کا نشانہ بن رہے ہیں جو لوگ وہاں امریکہ کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں وہ بھی مر رہے ہیں گویا کہ دونوں طرف عراق کے ہی باشندے موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں۔

اس وقت عراق سمیت افغانستان فلسطین اور دیگر کئی ممالک میں افراتفری کا عالم ہے۔ عدالت عظمیٰ کے انصاف پسند لیڈروں کا فرض بنتا ہے کہ وہ ساری دنیا میں بسنے والی قوموں قبیلوں اور ملکوں میں مساوات کو قائم کرتے ہوئے یکساں سلوک کرنے کی پوری پوری کوشش کریں اور سب کو اُن کے حقوق دلا کر دنیا میں امن شانتی محبت بھائی چارہ آپسی میل جول کو قائم رکھنے کی جدوجہد کریں تا کہ جو ظلم وبربریت، انتہاپسندی، قتل وغارت کا سلسلہ دنیا میں جاری ہے اُس کو ختم کیا جاسکے۔ اور ساری دنیا کی مخلوق جو کہ ایک خدا کے کنبے کے طور پر ہے آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور مددگار بن سکیں اور سب ہی ایک دوسرے کے لئے دعا گو بنیں آپسی بغض حسد کینہ نفرت مکمل طور پر دلوں سے ہٹ جائے اور ایک خدا کی عبادت کرتے ہوئے ہم اس دنیا سے جاتے وقت کچھ اُخروی زندگی کیلئے زادِ راہ ساتھ لے کر جائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔ (محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ صفحہ (۹)

میں T.V. صرف Sitting Room میں ہوتا تھا۔ اب بچے T.V. / Video کو اپنے اپنے کمرے میں لے گئے ہیں۔ والدین اگر بچوں کو کوئی نصیحت کریں تو بچے اپنے حقوق پر زور دیتے ہیں۔ اور Generation Gap کی ٹرم عام استعمال کی جاتی ہے۔

میں نے معاشرے میں کچھ تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے۔ گھروں کی تعمیر نے بھی ان تبدیلیوں کو اپنے اندر سمونا ہے۔ آپ اس بات کو قبول کریں یا نہ کریں۔ کہ فلیٹ بنانے کا رواج بڑھتے جانا ہے۔ اور ایک وقت آئیگا کہ صرف فلیٹ ہی فلیٹ تعمیر کئے جائیں گے۔ فلیٹ کے چھ طرف پڑوسی ہونگے۔ لیکن نہ ہونے کے برابر۔ آپ کو اپنے فلیٹ کی دیوار پر کام کرنے کے لئے اجازت لینی ہوگی۔ اس فلیٹ میں نہ چھت آپ کی ہوگی اور نہ فرش۔ لیکن بدقسمتی یہ ہوگی۔ کہ آپ کو اس کے لئے لاکھوں اور آئندہ کروڑوں روپے ادا کرنے ہونگے۔

بقیہ: رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 2

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔ پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے احمدیہ مشن ہاؤس وینکوور کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد 6:30 بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج وینکوور جماعت کی 56 فیملیز کے 321 ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد قیامگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ پہنچے۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 Tuesday 5 July 2005 Issue No 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

صدر مملکت تنزانیہ کے ساتھ ملاقات۔ موروگورو میں ورود مسعود۔ احمدیہ مشن ہاؤس کی نئی عمارت کا افتتاح۔ جامعہ احمدیہ، احمدیہ میڈیکل سنٹر اور احمدیہ ہسپتال KIHONDA کا معائنہ۔ طلبا جامعہ احمدیہ سے خطاب۔ نیشنل مجلس عاملہ اور لجنہ کی عاملہ کے ساتھ میٹنگز میں کام کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات۔

موروگورو اور ڈوڈومہ میں استقبالیہ تقریبات میں شمولیت۔ CHALINZE میں مسجد کا افتتاح۔ مبلغین اور معلمین کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور اپنے علاقوں کی جماعتوں سے روابط کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے اہم ہدایات۔ ڈوڈومہ میں پریس اور میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ ملاقات اور ان کے سوالات کے جوابات۔ کینیا سے یوگنڈا کے لئے روانگی

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

14/ مئی بروز ہفتہ 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'احمدیہ مسجد سلام' میں پڑھائی۔

صدر مملکت تنزانیہ کے ساتھ ملاقات

صبح آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور صدر مملکت تنزانیہ His Excelency WiLiam Mkapa سے ملاقات کے لئے سٹیٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ صدر مملکت سے یہ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس ملاقات کے دوران بہت خوشگوار ماحول میں باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔ صدر مملکت نے حضور انور کو تنزانیہ آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ صدر مملکت نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کی تعریف کی اور جماعت کی خدمات کو سراہا اور جماعت احمدیہ کے سلوگن Love For All Hatred For None کا بھی ذکر کیا اور جماعت احمدیہ کے کردار کی تعریف کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی اور طبی میدان میں جماعت کی طرف سے کی جانے والی خدمات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ Remote ایریا میں جہاں طبی سہولتیں مہیا نہیں ہیں وہاں خدمت کے لئے ہم تیار ہیں۔

صدر مملکت نے ملک تنزانیہ کی آزادی کے حوالہ سے ایک مخلص احمدی دوست مکرم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم کی خدمات کا ذکر کیا۔ صدر نے کہا کہ آپ کی جماعت بڑی پُر امن ہے اور خاموشی کے ساتھ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ حضور انور نے ملک میں مواصلات کا نظام اور زراعت کے حوالہ سے بھی صدر مملکت سے گفتگو فرمائی۔ آخر پر حضور انور نے کہا کہ آپ کا شیڈول Tight ہے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ تو اس پر صدر مملکت نے کہا۔ نہیں !It is my Pleasure۔ یہ میرے لئے سعادت ہے۔ آخر پر حضور انور نے صدر مملکت کو ایک یادگاری شیلڈ پیش کی۔

صدر مملکت سے ملاقات کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

موروگورو میں ورود مسعود

پروگرام کے مطابق دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دارالسلام سے موروگورو کے لئے روانہ ہوئے۔ دارالسلام سے موروگورو کا فاصلہ 200 کلومیٹر ہے۔ اس سارے سفر کے دوران پولیس نے Escort کیا۔ قریباً پونے ایک بجے حضور انور موروگورو پہنچے۔ موروگورو میں حضور انور کا قیام Oaisis Hotel میں تھا۔ یہاں جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ ہوٹل کی طرف جانے والی سڑکوں پر استقبالیہ بینرز لگائے گئے تھے۔ ہوٹل کے مین دروازہ پر 'Hazrat Mirza Masroor Ahmad You are Most Welcome' کے الفاظ پر مشتمل بینر لگا ہوا تھا۔ ہوٹل میں مقیم آنے جانے والے مسافروں کی نظر اس پر پڑتی تھی۔

جب حضور انور ہوٹل پہنچے تو جماعت موروگورو ریجن کے مبلغ سلسلہ مکرم ارشاد انور صاحب نے صدر جماعت موروگورو، ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر موروگورو اور بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حکومت کی طرف سے ریجنل کمشنر اور ریجنل چیئرمین آف دی رولنگ پارٹی نے حضور انور کا استقبال کیا اور موروگورو آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ استقبال کرنے والوں میں اسماعیلی کمیونٹی کے چیئرمین، ہندو کمیونٹی کے چیئرمین، Bohra (بوہرہ) کمیونٹی کے امیر اپنے وفد کے ساتھ، سکھ کمیونٹی کے چیئرمین اور دیگر معززین شہر شامل تھے۔ حضور انور نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ موروگورو اپنی چند ممبرات کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس اردو اور سواحیلی زبان میں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ بچوں اور بچیوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ جماعت احمدیہ موروگورو کی طرف سے صدر جماعت موروگورو نے حضور انور کو سکارف پہنایا۔ جس پر Welcome To Morogoro کے الفاظ درج تھے۔ اور صدر لجنہ موروگورو نے حضرت بیگم صاحبہ کو ایسا ہی سکارف پہنایا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے استقبال کے لئے آنے والے احباب اور مہمانوں کو السلام علیکم کہا اور ان کے خیر مقدمی نعروں کا جواب دیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

4:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد موروگورو میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

احمدیہ مشن ہاؤس کی نئی عمارت کا افتتاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں نئی تعمیر ہونے والی احمدیہ مشن ہاؤس کی عمارت کا معائنہ اور افتتاح فرمایا۔ اور مشن ہاؤس کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

جامعہ احمدیہ کا معائنہ

مسجد کے بیرونی احاطہ میں جامعہ احمدیہ موروگورو کی عمارت ہے حضور انور نے اس کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور طلباء کی رہائش اور کھانے کے تعلق میں مختلف انتظامی امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ جامعہ احمدیہ کی عمارت کے تعلق میں بھی حضور انور نے ہدایات دیں اور جامعہ کا معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

احمدیہ میڈیکل سنٹر کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور احمدیہ میڈیکل سنٹر موروگورو کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ میڈیکل سنٹر موروگورو مشن ہاؤس سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سوا پانچ بجے حضور انور احمدیہ میڈیکل سنٹر پہنچے۔ جہاں ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر موروگورو، ریجنل میڈیکل آفیسر Dr.MASI، اور میونسپل میڈیکل آفیسر Dr.Mtey نے حضور انور کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں ہسپتال کا سٹاف بھی موجود تھا۔

حضور انور نے Dr.MASI صاحب سے استفسار فرمایا کہ ہمارا کلینک کیسا چل رہا ہے؟ تو انہوں نے جواباً کلینک کی کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اور ڈاکٹر انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر ایک دوسرے سے تعاون کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور جب بھی انہیں ضرورت پڑی احمدیہ میڈیکل سنٹر نے اپنی خدمات پیش کیں۔

بعد ازاں حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبوں Reception، Pharmacy، Consultation Room، ECG اور الٹرا ساؤنڈ کا معائنہ فرمایا اور کلینک کے عملے سے بھی مختلف امور دریافت فرمائے۔ کلینک کی دوسری منزل پر واقع Eye Clinic اور Dental Clinic کا بھی معائنہ فرمایا۔

موروگورو میں یہ احمدیہ بلڈنگ وسیع و عریض حصہ پر مشتمل ہے جس کے ایک حصہ میں کلینک واقع ہے اور بلڈنگ کا ایک حصہ ایسا ہے جو قابل مرمت ہے اور بلڈنگ کے ایک حصہ پر کرایہ دار قابض ہے۔ حضور انور نے ان حصوں کا بھی جائزہ لیا اور ڈاکٹر MASI سے دریافت فرمایا کہ وہ اس سلسلہ میں کیا مدد کر سکتے ہیں تا کہ کرایہ داروں سے جگہ خالی کروا کر اس کلینک کو مزید وسعت دی جا سکے اور اسے IN Door بنایا جا سکے۔ اس پر ڈاکٹر MASI ریجنل میڈیکل آفیسر نے یقین دہانی کروائی کہ وہ اس سلسلہ میں ڈاکٹر انچارج سے مل بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل طے کریں گے۔

حضور انور نے بلڈنگ کے خراب حصے کو جلد مرمت کرنے کی ہدایت فرمائی اور اس بارہ میں بعض انتظامی ہدایات دیں۔

معائنہ کے آخر پر حضور انور کے ساتھ کلینک کے سٹاف نے تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے وزیٹر بک پر ذیل کی عبارت تحریر فرمائی۔ اور اپنے دستخط ثبت فرمائے۔

Masha Allah ,The Doctor and the staff are doing well. Allah give them reward for their services they are rendering for the poor people of the Area .

آخر پر یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور نے ریجنل میڈیکل آفیسر اور میونسپل میڈیکل آفیسر کا شکریہ ادا کیا۔

احمدیہ ہسپتال Kihonda کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور احمدیہ ہسپتال Kihonda کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ہسپتال موروگورو سے ڈوڈومہ جانے والی ہائی وے سے ذرا ہٹ کر 7 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جب حضور انور ہسپتال پہنچے تو ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر رفیع احمد صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ ڈاکٹر رفیع احمد صاحب چند روز قبل مجلس نصرت جہاں کے تحت پاکستان سے تنزانیہ پہنچے تھے اور دو روز قبل انہوں نے اس ہسپتال کا چارج سنبھالا تھا۔

ہسپتال کے بیرونی احاطہ میں اس علاقہ کے احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا اور بچیوں نے کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمات

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں